گزشتہ سے پیوستہ

کلام تلوار کی مانند ہے

بلکہ یہ کلامِ خدا کی قدرت ہے جو زندگیاں بچاتی ہے کلامِ خدا ہر مقدس انجام کا وسیلہ ہے، لوگوں کو گناہ کے بارے میں آگاہ کرنے اور اس پر پشیمان ہونے کی قائلیت دینے والا بھی کلامِ خدا ہے۔ یہ توانائی سے بھرپور اور اتنا متحرک ہے کہ جیسے ہی کوئی فرد گناہ کے بارے میں پشیمان ہوتا ہے یہ اس کو انجیل کی روحانی آزادی میں لے آتا ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے، لوگ شیطان کے بندھنوں میں بری طرح جکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور ہم انہیں آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر وہ آزاد نہیں ہوتے۔ ہم شاید لوہے پیتل کے بینڈوں اور بندھنوں کو ہلا بھی نہیں پاتے کہ قیدیوں کو شیطان سے آزادی دلوائیں۔ مگر جب ہمارے خداوند کا کلام آجاتا ہے تو وہی لوہے اور پیتل کے بینڈوں اور بندھنوں کو آسانی سے توڑتا اور قیدیوں کو رہائی بخشتا ہے۔ یہ نہ صرف شک وشبہے کے قلعوں کو ڈھا دیتا ہے بلکہ یہ شریر اِبلیس کے سر کو بھی کچل ڈالتا ہے، کوئی بندھن، کوئی جُوا کسی بھی تائب زندگی کو گناہ اور شک کے قلعے میں قید نہیں رکھ سکتا جب کلام خدا کی عظیم ترین کنجی کو اس کے صحیح استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مایوسی کا کوئی تالہ ابند نہیں رہتا کیونکہ کلام کی کامل امید یعنی زندہ امید دل میں اتر جاتی ہے۔ یہ زندگی بخشنے کے ساتھ حوصلہ دیتا اور ہماری حدود اور وسعتوں کو بھی بڑھاتا ہے۔ میرے عزیزو، انجیل کی قدرت ہمیں زبردست تسلی دیتی ہے۔

یہ سب سے پہلے ہمیں مسیح تک لے کر آتی ہے اور پھر مسیح کو ہمیشہ تکتے رہنے میں راہنمائی کرتی ہے تاکہ ہم مسیح کی مانند بنتے چلے جائیں۔ کلامِ خدا مسیح کی خوشخبری بے پناہ قدرت والی یعنی طاقتور ہے جو ہمیں زندگی بھر پاکیزگی کی تلقین کرتی اور پورے دل سے تقدیس میں قائم رہنے کی ذمہ داری اور شرف بھی بخشتی ہے۔ "تاکہ۔۔ کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے۔۔" (اِفسیوں 26:5) یہ غسل کلام کے وسیلے ہے اور خدا کرے ہم ہر روز خداوند کے حضور یہ غسل لے کر سفید براق رہیں اور اپنے منجی خدا کی تعلیمات کو ہمیشہ درستی سے کام میں لا کر اس کی مرضی کو ہمیشہ پورا کرتے رہیں۔ خدا کا کلام ہماری ذاتی زندگی کے تجربہ میں بھی انتہائی موثر ثابت ہوگا جب ہم اپنے اردگرد لوگوں کے لئے برکت کا وسیلہ بننے کی کوشش اور محنت کریں گے تو خدا کا کلام ہماری ذاتی زندگی کے تجربہ میں انتہائی موثر ثابت ہوگا۔ اگر اس افسردہ اور مایوس دنیا میں راستبازی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو ایک ہتھیار بھی چاہیے تو پھر انجیل، جو کہ زندہ، تابندہ اور پائندہ ہے اس کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔ انسانی فطرت میں موجود گناہ اور موت کو ختم کرنے کی قدرت اسی میں ہے۔ انسان کی تمام سوچیں انسان کو اس پرانے اور بڑے اژدھے یعنی ابلیس

سے بچا نہیں سکتیں مگر صرف خدا کا کلام بچا سکتا ہے۔ یہ ایسا ہتھیار ہے جو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط اور ہر تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔ جب اِنجیل کے پیغام کو پاک رُوح کی مدد سے سنایا جاتا ہے تو اس میں خدا کی وہی قادرِ مطلق قوت کام کرتی ہے جس کے ذریعے اس نے شروع میں کہا کہ ''روشنی ہو جا'' تو روشنی ہوگئی تھی۔ ہمیں خدا کے کلام سے پھر کیسی محبت رکھنی چاہیے۔ نہ صرف اس لئے کہ اس میں کثرت کی زندگی ہے بلکہ اس زندگی میں بے پناہ قوت ہے جو انسانوں کے دلوں اور زندگیوں پر کثرت سے اثر انداز ہوتی ہے۔

ایسی تلوار جو جدا کر کے گزرتی ہے

کلامِ خدا رُوحانی و جسمانی، نفسانی اور الٰہی باتوں کے درمیان واضح اور سیدھی لکیر کھینچتا ہے۔ یہ انسان کے گُودے میں سے بھی پوشیدہ سوچوں کو باہر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ ''یہ دلوں اور خیالوں کو جانچنے والا ہے۔'' اس کا تجربہ آپ نے بھی کیا ہوگا جب آپ نے کلام سنانے والے کے منہ سے ان گناہوں یا باتوں کا ذکر سنا جو آپ نے چھپا رکھی تھیں۔ کلامِ خدا کی یہ خوبی ہے کہ جو باتیں ہم سوچ بھی نہیں پاتے وہ ہم پر ظاہر کر دیتا ہے۔ مسیح جو کلام ہے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ "۔۔۔ جس سے ہم کو کام ہے اس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں۔" (عبرانیوں 13:4) کلامِ خدا نہ صرف آپ پر آپ کے خیالات اور سوچیں ظاہر کرتا ہے بلکہ غلط سوچوں اور خیالات پر تنقید بھی کرتا ہے۔ جو صحیح ہیں ان کو قبول کرتا اور جو غلط ہیں ان کو غلط قرار دیتا ہے۔ یہ انسانی خیالات کی عدالت کرنے والا کلام ہے۔ آپ کے خیالات پر کلام نے کب کب کچھ کہا؟

عملی اقدامات

آیئے ان خوبیوں کے بارے میں کچھ عملی اقدامات سے آپ کو آگاہ کروں۔ پہلی بات تو میرے عزیزو یہ ہے کہ کلامِ خدا کی سب سے زیادہ عزت وقدر کریں۔ اس کے لئے اس کو پڑھیے، یاد کیجئے، اس کو ہمیشہ سب سے اولین درجہ دیجئے۔ دوسری بات عزیزو یہ ہے کہ جب آپ خود کو شکستہ محسوس کریں تو کلامِ خدا سے راہنمائی لیں کیونکہ وہ زندہ ہے۔ آپ کچھ بول نہ پائیں تو اس کو بات کرنے دیں۔ بہترین طریقہ دعا یہی ہے کہ آدھا وقت کلام آپ سے بات کرے اور آدھا وقت آپ خدا کے حضور درخواست کریں، تیسری بات، جب ہم کام اور خدمت میں کمزور ہوں تو کلامِ خدا سے قوت لیں کیونکہ وہ قوت والا ہے۔ کیونکہ ہمارے علم ناقص اور تمام تجربات ناکافی ہیں اور بطلان ہیں مگر خدا کا کلام موثر اور شکستہ دلوں کو تقویت دینے والا ہے۔ اس چشمے سے پینے والے دوڑیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔ اور آخری بات، یہ کتابِ مقدس ہم سب کی اصلاح کرنے والی ہے اس لئے اسے خود پر تنقید

کرنے دیجئے۔ اگر کلامِ خدا آپ کو صحیح کہے تو آپ صحیح ہیں ورنہ غلط۔ لوگوں کو نہیں کلام خدا کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنے دیجئے۔ یسوع مسیح کی انجیل سے ہمیشہ لپٹے رہیئے۔ کیونکہ یہی آپ کو بچائے گی اور آپ کے وسیلے دوسروں کو بھی بچائے گی تا کہ خدا کی حمد وتعریف ہو۔

برسٹل میں اُنکے قیام کے دوران صحیفوں کی تعلیم کا اِدارہ قائم ہوا جو اُندرون وبیرون مُلک ڈے اسکول، سنڈے اسکول، مِشن اور بائبل کے کام کے لِئے معاونت کرتا تھا۔ اِس اِدارے کی ایک شاخ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے گھروں کا اِنتظام کرنے لگی جس کے لِئے جناب مُلر بہت مشہور ہیں۔ ایسا 1834ء میں اُس وقت ہوا جب دِن ماں باپ کے ایک بچے نے اسکول میں مسیح کو قبول کرلیا مگر اُسے ایک غریب گھر میں منتقل کیا جانا تھا لیکن وہاں اُس کی روحانی ضروریات ہرگز پوری نہ ہوسکتی تھیں۔ تو 20 نومبر 1835ء میں مُلر لکھتے ہیں کہ " آج میرے دِل پر یہ بات ایک بھاری بوجھ بن گئی ہے کہ یتیم خانہ قائم کرنے کے بارے میں صِرف سوچتا نہ رہوں بلکہ اِس کو واقعی قائم کِیا جائے اور میں نے اس مُعاملے میں خُداوند کی مرضی جاننے کے لِئے بہت دُعا بھی کی ہے کہ خُدا اِس کو ممکن کرے۔'' 25 نومبر کو دوبارہ لِکھتے ہیں کہ،'' میں نے کل اور آج بھی یتیم خانے کے لِئے جتنی زیادہ دُعا کی اُتنا ہی قائل ہوتا گیا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے،'' خدائے رحیم میری راہنمائی کرے۔

کلام خدا روحانی زندگی کا سبب ہے

The Word of God Brings Spiritual Life

روحانی آدمی کو روز بروز معمور ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے خدا پر مسلسل بھروسہ کرنے سے کبھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ خدا تازگی عطا کرتا ہے۔ جو شخص خدا کے کلام کی سچائی کے وسیلے نجات حاصل کرتا ہے وہ اسی کے وسیلے پاکیزگی بھی حاصل کرتا ہے۔ روحانی شخص کی طاقت اور صحت خداوند کے کلام میں وفاداری سے قائم رہنے میں ہے۔ ''انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر، تیرا کلام سچائی ہے'' (یوحنا 17:17) کیونکہ یسوع نے فرمایا، ''اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔'' (یوحنا 31:8) خدا کے کلام کے لئے جو نام صحائف میں آئے ہیں ان کا گہرا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ کلام کا استعمال ہی مسیحی تازگی اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔

کلام خدا آئینے کی طرح ظاہر کرے گا

''کیونکہ جو کوئی کلام کا سننے والا ہو اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینے میں دیکھتا ہے، اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا

تھا، لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اس لئے برکت پائے گا کہ سن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔" (یعقوب 25:23:1)

آئینہ ہمیشہ اس شخص کی ظاہری صورت ظاہر کرتا ہے جو اس میں دیکھتا ہے جب کہ بائبل مقدس ہر شخص کی اندرونی حالت ٹھیک ٹھیک ظاہر کر دیتی ہے۔ اس میں انسانی دل کی وہ صورت نظر آتی ہے جو خدا دیکھتا ہے۔ خدا کے کلام میں ہمیں پوری وضاحت کے ساتھ جسمانی، نفسانی اور روحانی اشخاص کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ان مرد وخواتین کی زندگی کے بارے میں بیان ہے جو ہزاروں برس پہلے تھے ان میں ہم اپنی زندگی کے حالات کو با آسانی دیکھ سکتے ہیں۔ عکن کے لالچ میں، داؤد کے بے راہ روی کا شکار ہونے میں، ایلیاہ کی جلد بازی میں، یعقوب کی دھوکے بازی میں، حنیاہ اور سفیرہ کے جھوٹ میں، پطرس کے انکار میں، تارسیس کے ساؤل کی شخصی راستبازی پر فخر کرنے میں۔ بائبل مقدس ہمارے دل کی پوشیدہ حالت پر سے پردہ چاک کر دیتی ہے۔ یہ ہمارے پوشیدہ ارادوں اور خیالوں کو ظاہر کر دیتی ہے۔ مگر یہ صرف یہیں رک نہیں جاتی بلکہ ہم پر ایک کامل انسان کو عیاں کرتی ہے۔ جو جلال کا خداوند ہے جیسا کہ کلامِ خدا میں اس کے حق میں لکھا ہے۔ "خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو" (۲۔کرنتھیوں 6:4)

یہ بیان کرنے کے بعد کتاب مقدس ہم سب کو چیلنج کرتی ہے کہ ہم یسوع مسیح کے بارے میں جان کر اس کی صورت اور شبیہ پر ڈھلنے کے لئے کلام پر عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

کلام خدا پاک اور صاف کرنے والا پانی ہے

"جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا، تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے اور صاف کر کے مقدس بنائے۔" (افسیوں 5:25-26) "اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔" (یوحنا 15:3) "جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے؟ تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے۔" (زبور 119:9)، گناہ سے اَٹی دنیا مسافروں کی طرح سفر کرتے ہوئے ہم اس کی غلاظت سے اکثر ٹکراتے ہیں اس لئے ہمیں مسلسل صفائی کی ضرورت ہے۔ پرانے عہد میں کاہن پیتل کے مذبح پر خون کے وسیلے پاک ہونے کے باوجود حوض پر پانی سے بھی صاف ہوتے تھے تاکہ خیمہ اور پاک ترین مکان کی خدمت کر سکیں۔ اسی طرح ہم بھی زندہ کلام یعنی مسیح کے خون کے وسیلہ گناہوں کی معافی پا چکے ہیں تو بھی ہمیں لکھے ہوئے کلام کے پانی سے بلا ناغہ روز دھلنے اور صاف ہوتے رہنے

کی ضرورت ہے۔ ایک مسیحی کی زندگی کی تقدیس اس کے دل میں موجود کلام اور اس پر عمل کرنے پر مبنی ہے۔ پانی کا ایک کام تر و تازہ کرنا بھی ہے۔ کروڑوں ایماندار روح کی شکستگی، دلوں کے بوجھ اور بے حوصلگی سے چھٹکارا پاتے اور تازگی حاصل کرتے ہیں صرف اور صرف خدا کے کلام میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے سے۔

کلام خدا صحت اور خوشی بخشنے والی غذا ہے

کلام خدا نومولود ایماندار کے لئے دودھ اور روحانی بالغ کے لئے سخت گوشت اور روحانی ذہن والے کے لئے شہد کی مانند ہے۔ "نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تاکہ اس کے ذریعے سے بڑھتے جائو۔" (ا۔پطرس 2:2) "سخت غذا پوری عمر والوں کے لئے ہوتی ہے جن کے حواس کام کرتے کرتے نیک و بد میں امتیاز کرنے کے لئے تیز ہو گئے ہیں۔" (عبرانیوں 14:5)

"وہ سونے سے بلکہ بہت کندن سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ وہ شہد سے بلکہ چھتے کے ٹپکوں سے بھی شیرین ہیں۔" (زبور 19:10) جو شخص خدا کے کلام کی غذا حاصل کرتا ہے وہ صحت پاتا اور مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ جو اس کو نظر انداز کرتا ہے وہ کمزور اور ناتواں ہوتا چلا جاتا ہے۔ روحانی صحت اور طاقت کا مکمل انحصار روحانی خوراک کے معیار پر مبنی ہے۔

جب کسی شخص کو روحانی طور پر کمزور دیکھیں تو جان جائیں کہ خوراک صحیح طور پر نہیں لی جا رہی۔ ایسا کمزور مسیحی ہر قسم کے روحانی حملوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ روحانی بیماریاں اس میں ہو سکتی ہیں۔ وہ آزمائش کے مقابلے میں مزاحمت نہیں کر سکتا، وہ صحیح اور غلط کی پہچان میں نابینا ہوگا، وہ گناہ پر غالب آنے میں ناکام رہے گا۔ وہ روحانی ترقی کر نہیں سکتا اور نہ ہی دوسروں کے لئے روحانی ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ جو مسیحی خدا کے فضل، محبت اور قدرت کا تجربہ روز بروز کلام خدا کے وسیلے نہیں کرتا وہ خراب شدہ 'من' کو کھا کر کسی کے تجربے پر مسیحی زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسے لوگ تازگی سے معمور پیغام نہیں سنا سکتے اور پھلدار نہیں رہتے۔ وہ جسمانی قوت کے سہارے روحانی زندگی بسر کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا ایسوں کو برکت دینے کا وعدہ نہیں کرتا۔ کیونکہ ہمارا کلام ایسا ہو، "میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔" (ا۔کرنتھیوں 4:2)

کلامِ خدا قدموں کے واسطے چراغ ہے

"تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔" (زبور 105:119)

مسیحیوں کو گرانے اور پھنسانے کے لئے شیطان نے بہت سے جال بچھا رکھے اور گڑھے کھود رکھے ہیں۔

"خداوند کے بندہ کے ہاتھ سے خدا کی مرضی کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں۔" (۲۔تیمتھیس 26:2) "شریروں نے میرے لئے پھندا لگایا ہے تو بھی میں تیرے قوانین سے نہیں بھٹکا۔" (زبور 110:119) سیدھا اور سکڑا ہوا رستہ تلاش کرنا اور پھر اس پر چلنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ آج کل کے برے زمانے میں کلیسیاء میں بھی عجیب وغریب دنیاوی مسائل آ گھسے ہیں اور کئی جگہوں پر بھیڑوں کے چرواہے کلامِ خدا کے مطابق زندگی بسر نہیں کر رہے ہوتے، حتیٰ کہ کئی مضبوط مسیحی بھی مسلسل خداوند کے ساتھ چلنے اور پاکیزگی میں قائم رہنے میں کافی دقت محسوس کرتے ہیں، ان کو بھی راہ کے واسطے روشنی کی شدید ضرورت ہے۔ کسی کسی کو شاید ہر قدم پر روشنی کی ضرورت ہے۔ خدا کا کلام ایسی ہی روشنی اور چراغ ہے جس کو دل میں رکھنے اور عملی زندگی میں اپنانے سے کسی مسیحی کو بے راہ ہونے یا ٹھوکر کھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس کا ہر قدم خدا کی مرضی اور فرمانبرداری میں اٹھے گا۔ کیونکہ اس کی دلی آرزو ہمیشہ یہ ہوگی کہ، "اپنے کلام میں میری راہنمائی کر، کوئی بدکاری مجھ پر تسلط نہ پائے۔" (زبور 133:119) اور خدا ایسا ہی کرے گا کیونکہ، "اس کے خدا کی شریعت اس کے دل میں ہے اور وہ اپنی روش میں پھسلے گا نہیں۔" (زبور 31:37)، ہر مسیحی کو اپنی زندگی میں تعلیم، الزام، اصلاح، تربیت اور راہنمائی کی جتنی بھی ضرورت ہے وہ تمام بائبل مقدس میں موجود ہے۔ "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔" (۲۔تیمتھیس 3:16-17)

کلام خدا ہر کسی کی عدالت کرتا ہے

"کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔" (عبرانیوں 12:4)

یونانی زبان میں لفظ ''کریٹیکوس'' "Kritikos" آیا ہے جس کے معنی ہیں ''عدالت کرنے کا حقدار'' لیکن آج کل لوگوں میں رجحان بڑھتا جاتا ہے کہ وہ خدا کے کلام کو عدالت کرنے والے کو طور پر قبول کرنے کے بجائے خود کلام پر تنقید کرنے میں زیادہ مشغول ہیں۔ جب کہ کلام خدا کا ایک اہم ترین کام مسیحیوں کے ارادوں اور خیالوں کی بروقت اصلاح کرنے کے لئے تنقید کرنا ہے۔ زبور نویس نے اس کے لئے بڑے وفادارانہ انداز میں دعا کی کہ، "اے خدا! تو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان، مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری روش تو نہیں

اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل۔‘‘ (زبور 139:23-24) خدا کی تنقید ہماری بہترین تربیت کا سبب ہے اور ہر وقت مددگار بھی۔ ’’میری جان زندہ رہے تو وہ تیری ستایش کرے گی اور تیرے احکام میری مدد کریں۔‘‘ (زبور 119:175)

اگر خدا کے فرزند اپنی زندگی کو خدا کی راست عدالت میں لائیں تو زندگیوں میں فوری طور پر بیداری آجائے گی۔ اور وہ جنگل کی آگ کی طرح تیزی سے دنیا میں پھیل بھی جائے گی جس کے مسیحی ایماندار انفرادی اور کلیسیائی طور پر عرصے سے منتظر ہیں۔ اب ذمہ داری آپ کی ہے کہ آپ کس حد تک اس کے لئے تیار ہیں اور کیسے دوسروں کو بھی تیار کریں گے!

کلام خدا پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا حتمی طریقہ کار ہے

’’مبارک ہیں وہ جو کامل رفتار ہیں جو خداوند کی شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس کی شہادتوں کو مانتے ہیں اور پورے دل سے اس کے طالب ہیں۔ ان سے ناراستی نہیں ہوتی وہ اس کی راہوں پر چلتے ہیں۔‘‘ (زبور 119:1-3) خدا نے راستبازی کی زندگی بسر کرنے کے لئے ہر قدم پر راہنمائی فرمائی ہے تاکہ اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اس کے کلام میں ایسی زندگی بسر کرنے کے لئے راہنما اصول وضوابط موجود ہیں۔ لیکن ایسا اس مسیحی کی زندگی میں نظر آئے گا جو خدا کے کلام میں اپنی لگن لگا کر اسے دل میں بسائے رکھے گا یعنی روز بروز اس کی شہادتوں کو پڑھتا اور یاد کرتا رہے۔

کلام خدا ایک ہتھیار کی مانند ہے

’’اور رنجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے لے لو۔‘‘ (افسیوں 6:17) روح سے معمور ایماندار کی دشمنی روحانی فوجوں سے ہے اور وہ ہر وقت ایک روحانی جنگ میں برسر پیکار ہیں۔ جہنم کی قوتیں انکے بر خلاف کام کرتی ہیں۔ وہ ہر وقت حملہ کر کے ایماندار کو شکست دینا چاہتی ہیں۔ اس لئے اپنے دفاع اور حملے کے لئے ہمیں ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ تاکہ شیطان کے حملوں کو برداشت بھی کر سکیں اور مقابلہ بھی کر سکیں۔ ایسا کرنے کا صرف ایک ہی حتمی طریقہ ہے جو خداوند یسوع نے استعمال کیا اس نے بیابان میں صرف روح کی تلوار یعنی خدا کے کلام کو ہی استعمال کیا۔ اس نے شیطان کے تین بار حملوں کا جواب ’’یہ لکھا ہے‘‘ کہہ کر دیا۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ خدا نے انسان بن کر اپنی تلوار کو ہمیشہ تیز اور تیار رکھا۔ اس نے طومار کھول کھول کر ان سے پڑھ پڑھ کر شیطان کو جواب نہیں دیا بلکہ اس نے اپنے دل و دماغ کو اس حد تک کلام سے معمور کر رکھا تھا کہ شیطان کے ہر حملے کے جواب میں فوری طور پر اس کو کلام سے

جواب دیا۔اسی طرح وہ اپنے دل میں پوشیدہ کلام سے ہی ہر آزمائش پر غالب آیا۔۔"میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے۔۔۔" (زبور 119:11)
یہاں یہ بات انتہائی غور طلب ہے کہ ہمارے دل میں پوشیدہ کلام ہی روح تلوار کی طرح استعمال کرے گا۔یعنی جو کلام ہم یاد کرتے اور روزانہ زندگی میں اس پر عمل کرتے ہیں وہی شیطان کے برخلاف جنگ میں ہمارے کام آئے گا۔اس کے ساتھ ہی اہم کام وہ اعتماد ہے جس سے ہم نے روح کی تلوار کا استعمال کرنا ہے۔ "خداوند کا کلام پاک ہے اس چاندی کی مانند جو بھٹی میں مٹی پر تائی گئی اور سات بار صاف کی گئی ہو۔" (زبور 12:6) "خداوند کا ہر ایک سخن پاک ہے اور وہ ان کی سپر ہے جن کا توکل اس پر ہے۔" امثال 30:5) بہت سے مسیحی آج شیطان اور گناہ سے جنگ میں اس لئے شکست خوردہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے فتح بخش ہتھیار یعنی خدا کے کلام پر شک میں متبلا ہوتے ہیں۔ان کے نزدیک خدا کا کلام روح کی تلوار نہیں بلکہ راہ چلنے کی لاٹھی ہے جو ان کی اپنی مرضی کے مطابق بسر کرنے والی زندگی کی راہ میں استعمال کرنے کے لئے ہے۔اس لئے عزیز و خدا کے کلام پر اور اس کے اختیار و قدرت پر مکمل بھروسہ رکھیے کیونکہ وہ روح کی تلوار ہے۔آپ اس کو کیسے استعمال کریں گے؟

☆☆☆☆☆

خدا کا کلام بھسم کرنے والی اور گرم رکھنے والی آگ ہے

"اگر میں کہوں کہ میں اس کا ذکر نہ کروں گا نہ پھر کبھی اس کے نام سے کلام کروں گا تو اس کا کلام میرے دل میں جلتی آگ کی مانند ہے جو میری ہڈیوں میں پوشیدہ ہے اور میں ضبط کرتے کرتے تھک گیا اور مجھ سے رہا نہیں جاتا۔" (یرمیاہ 20:9)
بائبل مقدس کانٹ چھانٹ کرنے اور پاک صاف کرنے والی آگ کی مانند ہے۔ یہ ایسی بھسم کرنے والی آگ کی مانند ہے جس کے سامنے خدا کی مرضی اور اصولوں کے خلاف چلنے والی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ (یرمیاہ 14:5؛ ا۔پطرس 22:1) یہ بھسم کرنے والی آگ کی مانند ہونے کے ساتھ ساتھ شکستہ دلوں اور غم کے ماروں کو تسلی اور گرمائش دینے والی آگ کی حرارت کی مانند بھی ہے۔ "میری مصیبت میں یہی میری تسلی ہے کہ تیرے کلام نے مجھے زندہ کیا ہے۔" (زبور 50:119)
ایک دوسرے کی تسلی کے لئے کلام خدا کو استعمال کریں۔ (تھسلنیکیوں 18:4)

خدا کا کلام ہتھوڑے کی مانند چکنا چور کرتا ہے

"کیا میرا کلام آگ کی مانند نہیں ہے؟ خداوند فرماتا ہے اور ہتھوڑے کی مانند جو چٹان کو چکنا چور کر ڈالتا ہے؟" (یرمیاہ 29:23) ہر شخص کی

زندگی میں ضدی پن، انا پرستی اور حتیٰ کہ بغاوت بھی کسی نہ کسی حد تک موجود ہوتی ہے اور جو شخص ایسی زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنی مرضی اور خوشی پوری کرنا ہی اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتا ہے۔ وہ حلیمی اور فرمانبرداری سے بھاگتا ہے۔ یہ سخت قسم کی چیزیں ہیں جن کو ٹوٹنے کی ضرورت ہے اور بہت سی چیزوں کو پگھلنے کی ضرورت ہے۔ جب مسیحی کلام خدا کا مطالعہ کرتا اور خدا کی محبت بھری شفقت، عظیم رحمت، لازوال وفاداری، اور ابدی محبت اور نہ ختم ہونے والا فضل قبول کرتے ہوئے اس کی روشنی میں آتا ہے تو اس کا دل پگھلتا، اس کی مرضی چکنا چور ہو کر خاکساری اور حلیمی سے خدا کی مرضی کو شادمانی سے قبول کرنے لگتا ہے۔

خدا کا کلام بیج کی مانند ہے جو بڑھتا اور پھل لاتا ہے

"تمثیل یہ ہے کہ بیج خدا کا کلام ہے۔" (لوقا 11:8) بیج بذات خود ایک سخت قسم کی چیز ہے جسے اگر الماری میں چھوڑ دیا جائے تو وہ صرف بیج ہی رہ جائے گا۔ لیکن اگر مناسب زمین میں لگایا جائے اور ضروری غذا اس کو مہیا کی جائے تو وہ بڑھ کر پودا اور تناور درخت بن جائے گا۔ کلام خدا کو بھی بیج سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور یہ ایسا بیج ہے جس میں زندگی ہے۔ ''میرا کلام زندگی ہے'' ان لازوال الفاظ کو اپنے دل میں جگہ دیجئے تاکہ پاک روح وہاں کی زمین کو نرم کر کے وہاں سے نئی زندگی کا آغاز کرے۔ اور پھر اس نئی اور اندرونی روحانی زندگی کو پاکیزگی بھی عطا کرے گا۔ "اس لئے ساری نجاست اور بدی کے فضلہ کو دور کر کے اس کلام کو حلیمی سے قبول کرلو جو دل میں بویا گیا اور تمہاری روحوں کو نجات دے سکتا ہے۔" (یعقوب 21:1) آپ اس بیج کو بلا ناغہ مطالعے، تحقیق اور دعا کے وسیلے پروان چڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اس کو وقت بھی لگتا ہے۔ اس لئے کلام پر غور و فکر کرتے رہیے۔ اس کو دل، خیالات، سوچوں، ارادوں اور مرضی میں بسائیے تاکہ پورا پورا پھل لا سکیں۔ اور کلام کے بیج کو ایمان کی زمین میں قائم رکھیئے۔ ہر مسیحی کو کلام میں دن رات قائم رہنے کی اشد ضرورت ہے۔ "آہ! میں تیری شریعت سے کیسی محبت رکھتا ہوں، مجھے دن بھر اسی کا دھیان رہتا ہے۔" (زبور 97:119)

"اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔" (یوحنا 7:15) یعنی جب کلام خدا کو اپنی زندگی میں درست مقام دیا جاتا ہے تو اس میں قائل کرنے، صاف کرنے، قائم کرنے، اصلاح کرنے اور پاکیزہ کرنے کی تمام قدرت موجود ہے اور یہ دل کی تمام سختی، سوچوں کی بے راہ روی، ارادے کی کمزوری، گواہی میں بے توجہی، خدمت میں پھل کا نہ ہونا، یا دعا میں قوت کی کمی کو دور کرنے کا کام بھی خداوند یسوع کی قوت اور کلام ہی کرے گا، تاکہ آپ یسوع مسیح کی صورت و شبیہ پر ڈھلتے چلے جائیں۔ آپ کس طرح سے اپنے آپ کو خداوند یسوع کے کلام میں قائم کریں گے تاکہ اس کی مانند بنتے چلے جائیں؟ سوچیئے اور عمل کیجئے۔

☆☆☆☆☆☆

کلامِ خدا کی قدرت

The Power of The Word of God

اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہمارے لئے کام کرے تو پھر ہمیں بائبل مقدس کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کی عظیم قدرت کا ذخیرہ اس کے کلام میں موجود ہے۔ اگر چہ بہت سے لوگ چرچ جاتے ہیں اور یہ عظیم قدرت حاصل کرنے کے لئے دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں مگر بائبل مقدس کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں، لوگ اپنی زندگی میں قوت اور پھل حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر یسوع کے یہ الفاظ بھلائے بیٹھے ہیں، "بیج خدا کا کلام ہے۔" (لوقا8:11) ان کی خواہش ہوتی ہے کہ جن کو گواہی دیتے ہیں ان کے پتھر دلوں پر چوٹ پڑے اور ان کا ضدی پن ختم ہو جائے اور وہ خدا کی مرضی کے اسیر ہو جائیں مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا نے کہا تھا، "کیا میرا کلام آگ کی مانند نہیں؟ خداوند فرماتا ہے اور ہتھوڑے کی مانند جو چٹان کو چکنا چور کر ڈالتا ہے؟" (یرمیاہ29:23) اگر ہم اپنی زندگی اور خدمت میں خدا کی بھرپور قوت کا مظاہرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر خدا کے کلام کو بلا ناغہ روٹی کی مانند اپنی روحانی خوراک بنانا ہوگا۔ اس سے بڑھ کر کوئی خوراک نہیں۔ کیونکہ جب جسم کو صحت مند غذا ہی صحت مند بناتی اور رکھتی ہے ویسے ہی کلام خدا ہماری روحانی صحت کا باعث ہے۔

کلام خدا گناہ کے بارے میں احساس شرمندگی پیدا کرتا ہے

اعمال2:37 میں یوں لکھا ہے، "جب انہوں نے یہ سنا تو ان کے دلوں پر چوٹ لگی اور پطرس اور باقی رسولوں سے کہا کہ اے بھائیو! ہم کیا کریں؟" اور اگر ہم تجزیہ کریں کہ ان لوگوں نے کیا سن لیا تھا کہ انہیں شدید احساسِ گناہ ہوا، تو سادہ سا جواب یہ ملتا ہے کہ انہوں نے صرف کلام خدا سنا تھا اور اگر آپ پطرس رسول کا پیغام پڑھیں تو شاید سب سے زیادہ بائبلی پیغام وہی ہے۔ وہ شروع سے آخر تک صحائف میں سے ہی پیغام تھا۔ یعنی پاک روح نے کلام خدا کے وسیلے ان کے دلوں پر چوٹ لگائی۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کے پیغامات سن کر لوگ قائل ہوں تو پھر کلام خدا سے بھرپور کلام سنایئے۔

کلام خدا نئے سرے سے پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

یعقوب1:18 میں ہم پڑھتے ہیں، "اس نے مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلہ سے پیدا کیا تاکہ اس کی مخلوقات میں سے ہم ایک طرح کے پہلے پھل ہوں۔"

ا۔پطرس1:23، "کیونکہ تم فانی نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔"

ہماری دنیا میں نئے سرے سے پیدا ہونے کے عمل کا پتہ بھی نہیں چلتا یعنی انتہائی آسان ہے مگر خدا کی طرف یہ انتہائی انوکھا ہے اور ہم اسے پورے طور پر جانتے بھی نہیں۔ سادہ سا عمل یہ ہے کہ: انسانی دل ایک زمین ہے اور میں اور آپ بیج بونے والے۔

کلام خدا بیج ہے جس کو دل میں بویا جاتا ہے۔ خدا اپنے پاک روح کے وسیلے اس کو بارآور کرتا اور بڑھاتا ہے (۱۔کرنتھیوں 6:3) دل ہمیشہ ایمان کے کلام پر قائم رہتا ہے اور نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی نئی پیدایش کا آسان سا مطلب نئی فطرت کا پیدا ہونا یعنی خدا کی فطرت کا ہم میں پیدا ہونا ہے۔ ہم خدا کی فطرت میں کیسے شریک ہوتے ہیں؟ ۲۔پطرس 4:1 پڑھیئے، یوں لکھا ہے، "۔۔۔تاکہ ان کے (یعنی قیمتی اور بڑے وعدوں) کے وسیلہ ذاتِ الٰہی میں شریک ہوجائو۔" کلامِ خدا وہ تخم ہے جس سے انسانی زندگی میں الٰہی ذات وفطرت ظاہر ہونے لگتی ہے۔

کلام خدا ایمان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

"پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے۔" (رومیوں 17:10)

آپ صرف دعائیں کرکے یا اپنی مرضی سے ایمان پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ کسی بھی طریقہ سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ صرف ایک خاص ذریعہ سے پیدا ہوتا اور وہ ذریعہ ہے کلام خدا اور یہ ایمان بڑھ کر بچانے اور مدد کرنے کا وسیلہ بنتا جاتا ہے۔ جیسا کہ فلپی کے قید خانے میں نگہبان نے کیا، "انہیں باہر لاکر کہا اے صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پائوں؟" (اعمال 16:30) اور پَولُس یہاں پر رکا نہیں اور "انہوں نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا۔" (اعمال 32:16) انہوں نے فلپی کے قید خانے کے نگہبان کو صرف یہ نہیں کہا کہ خداوند یسوع پر ایمان لا تو نجات پائے گا اور اس ایمان رکھنے کے لئے کچھ بتائے بغیر ہی چھوڑ کر اندھیرے میں کہیں چلے گئے۔ بلکہ اس کو ایمان جس پر اس نے قائم ہونا تھا اس کے لئے کلام مہیا کیا یعنی ایمان کے پیدا ہونے کے لئے کلام مہیا کیا۔

یہاں پر ہم میں سے کئی بہت غلطی کرتے ہیں۔ ہم لوگوں سے کہتے رہتے ہیں کہ ایمان رکھیں، ایمان رکھیں، ایمان رکھیں مگر ان کو یہ نہیں بتاتے کہ کیسے ایمان رکھیں یا کس بات پر ایمان رکھیں۔ لوگوں کو یسعیاہ 53:6 بتایئے یا ۱۔پطرس 24:2 بتایئے تاکہ ان کے پاس ایمان رکھنے کے لئے بنیاد موجود ہو۔

کلام خدا غالب آنے والا ایمان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

کلام خدا کے وسیلہ نہ صرف بچانے والا ایمان پیدا ہوتا ہے بلکہ دعا کے وسیلے غالب آنے والا ایمان بھی پیدا ہوتا ہے۔ فرض کیجئے کہ میں پڑھوں مرقس 24:11، "جو کچھ

تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔" اس سے مراد یہ ہے کہ کچھ پانے کے لئے اس کے حاصل کرنے کا یقین کر لینا چاہیے۔ جب ہم کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے دعا کریں مگر وہ نہ ملے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لائق ایمان نہیں رکھا۔ کچھ بھی حاصل کرنے سے پہلے اور اس کے لئے دعا کرنے سے پہلے کلام خدا سے اس کے بارے میں کسی وعدے پر یقین رکھیں اور پھر اس پر قائم رہتے ہوئے اس کے لئے دعا مانگنا شروع کریں، مثلاً خدا کے کلام میں لکھا ہے، "پس جب تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدوس کیوں نہ دے گا؟" (لوقا 13:11) اور اسی طرح کوئی دعا کرتے ہوئے مزید یہ کہے کہ خداوند تو نے اعمال 39:2 میں فرمایئے، "اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور ان سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خداوند ہمارا خدا اپنے پاس بلائے گا۔" ان وعدوں پر یقین کرتے ہوئے جب کوئی دعا کرے اور خدا کے وعدے کے مطابق پاک روح مانگے تو خدا وعدوں کا سچا خدا ہے، اسی طرح اگر ہم ا۔یوحنا 15-14:5 پر ایمان رکھتے ہوئے دعا کریں کہ، ''اے باپ!، مجھے تجھ پر بھروسہ ہے کہ اگر تیری مرضی کے مطابق مانگوں تو تو ضرور سنے گا اور جب یہ یقین ہے کہ تو سنے گا تو پھر میری درخواست کو قبول فرما کیونکہ میں اس وعدے پر یقین کرتے ہوئے ایمان رکھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مجھے یہ مل گیا ہے اور یہ مجھے مل جائے گا۔

اب ایسا غالب آنے والا ایمان حاصل کرنے کے لئے بائبل مقدس کا روزانہ اور مسلسل مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ تا کہ اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے ان کے مطابق خدا سے دعا کر سکیں۔ جارج ملر کو مردِ دعا کہا جاتا ہے مگر وہ دعا کے لئے بھی ہمیشہ کلام خدا کا بلا ناغہ مطالعہ کرتا تھا۔ (یوحنا 15:7)، فرض کیجئے کہ آپ نے کسی شکی شخص کو سمجھانا ہو اور آپ چاہتے ہوں کہ وہ ایمان لے آئے تو آپ کیا کریں گے؟ یوحنا 31:20 کو یاد کیجئے، "یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ۔"

یعنی یوحنا کی انجیل واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ لوگ ایمان لائیں کہ یسوع ہی مسیح ہے اور خدا کا بیٹا بھی اور اس پر یہ ایمان رکھنے سے ہمیشہ کی زندگی پائیں، "اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔" (یوحنا 17:7) وہ ایمان جس سے آپ دنیا، شیطان اور نفسانی خواہشات پر غالب آتے ہیں اسی کے وسیلے آپ خدا کے بڑے کاموں میں فتح یابی

حاصل کرسکتے ہیں اور یہ کلامِ خدا سے حاصل ہوتا ہے۔(پڑھیئے: ا۔یوحنا5:4 اِفسیوں16:6؛عبرانیوں 11:33-34)اپنی خدمت کے ابتدائی دنوں میں میں نے ڈی ایل موڈی کا ایک پیغام پڑھا جس میں خاص بات یہ لکھی تھی کہ اگر کوئی شخص ایمان نہیں رکھتا تو اس کی زندگی میں کچھ بھی کام موثر نہیں ہوسکتا۔ میں نے سوچا کہ یہ واقع حقیقت ہے۔ مجھے یقیناً ایمان رکھنا چاہیے۔ میں نے خدمت شروع کردی اور ایمان پیدا کرنے کی کوششیں کرنے لگا، مگر ذرا برابر بھی کامیاب نہ ہوسکا۔ جتنا کوشش کرتا اتنا ہی ناکام ہوتا جاتا، مگر ایک دن یہ حوالہ میری نظروں سے گزرا: "اور ایمان پیدا ہوتا ہے سننے سے اور سننا مسیح کے کلام سے۔" (رومیوں 10:17) تب مجھے ایمان کے بارے میں بڑا راز معلوم ہوگیا۔ کئی رازوں میں ایک اور بڑا اضافہ تب سے میں نے خود کو کلام خدا کی خوراک دینی شروع کردی اور تب سے ایمان نے بڑھنا شروع کردیا۔ اور میں نے تجربہ کیا کہ ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے، اس لئے اگر ہم ایمان رکھنا چاہتے اور خدا کی قدرت کو کام کرتے دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ایمان کو روزانہ یعنی بلاناغہ کلام خدا کی مسلسل اور زیادہ سے زیادہ خوراک دینی ہوگی۔

کلام خدا تقدیس کرنے کی قدرت رکھتا ہے

کلامِ خدا نہ صرف دل کی صفائی کرنے کی قدرت رکھتا ہے بلکہ یہ بیرونی عملی زندگی کو بھی پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی پاکیزہ ہو تو اکثر کلامِ خدا سے اس کو دھوتے رہیئے۔ جیسے کوئی شہر میں رہتا ہے جہاں آلودگی کافی ہوتی ہے تو باہر جانے پر اس کے ہاتھ اور چہرہ گندے ہوجائیں گے اور اگر وہ صاف رہنا چاہتا ہے تو اسے ہر روز انہیں دھونے کی ضرورت ہے۔ افسیوں 5:25-26 میں ہم پڑھتے ہیں، "اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کردیا، تاکہ اس کو کلام سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کردیا، تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے۔"

ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جس کا ماحول انتہائی آلودہ ہوچکا ہے۔ جب ہم باہر دنیا میں مختلف طرح سے رابطہ رکھتے ہیں تو پھر پاک صاف رہنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے روزانہ کلام خدا کے وسیلے دھلتے رہنا۔ اور کافی دیر کلام سے دھلتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی مسلسل اور سوچ سمجھ کر کلامِ خدا کو سیکھنا اور اس کو عملی زندگی میں اپنانا ہی زندگی کو پاکیزہ اور مقدس بناتا ہے۔ "جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے؟ تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے۔" (زبور 119:9)

کلامِ خدا ترقی دینے کی قدرت رکھتا ہے

"اب میں تمہیں خدا اور اس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کر سکتا ہے۔" (اعمال 32:20) کردار سازی کے بارے میں ہم اکثر لوگوں سے سنتے رہتے ہیں۔ کلامِ خدا ہی حتمی کردار سازی کرتا ہے اگر ہم اس کو حقیقی طور پر اپنی زندگی میں اپنالیں۔ ا۔پطرس 5:0-7 آیات میں ہمیں سات منزلہ مسیحی کے بارے پتہ چلتا ہے۔ آج بہت سے مسیحی صرف ایک نزلہ ہی رہتے ہیں اور اس کی وجہ ہے کلامِ خدا کو نظر انداز کرنا۔ اگر ہم اچھی صحت پانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں بھرپور اور متوازن غذا کی ضرورت ہے اور ایسا ہی روحانی صحت کے لئے بھی اصول ہے کہ اچھی طرح سے کلامِ خدا سے خوراک پاتے رہیں۔ "نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تاکہ اس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے پڑھتے جائو۔" (ا۔پطرس 2:2)

ایک مسیحی کو کلامِ خدا کی بھرپور غذا بلاناغہ لیتے رہنا چاہیے تاکہ وہ روحانی طور پر خوب صحت مند ہو اور پروان چڑھتا جائے۔

کلامِ خدا ہمیں دانا بنانے کی قدرت رکھتا ہے

"تیری باتوں کی تشریح نور بخشتی ہے، وہ سادہ دلوں کو عقل مند بناتی ہے۔" (زبور 130:119)

بائبل مقدس میں دنیا کے تمام زمانوں کے ادب و معرفت سے بڑھ کر حکمت و دانائی موجود ہے۔" اگر کوئی صرف بائبل مقدس ہی پڑھے اور کوئی ادب نہ پڑھے تو بھی اس کے پاس حقیقی حکمت موجود ہے۔ کیونکہ اس کے پاس زمانہ حاضر کے علاوہ ابدیت کے بارے میں حکمت موجود ہے جسے جاننے کی اس دنیا کو اشد ضرورت ہے کیونکہ اس زوال پذیر دنیا میں ہر شخص کا دل ایسی حکمت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس شخص سے زیادہ جانتا ہوگا جس نے دنیا کی ہر کتاب پڑھ رکھی ہو مگر بائبل مقدس کو نظر انداز کر دیا ہو۔ اس شخص کے پاس بائبل مقدس کی باتیں ہیں جو دنیا کے ہر علم سے بڑھ کر ہیں اور ہر دانا شخص ان کو جاننا چاہتا ہے۔ وہ لوگ جو دنیا میں روحانی تاریخ رقم کرنے والے ہوئے، جو اخلاقی اور روحانی اعتبار سے عظیم تبدیلیاں لانے کا سبب بنے۔ جن کو سننے کے لئے لوگ جوق در جوق جمع ہوتے اور ان کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں وہ ہمیشہ سے بائبل مقدس کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ ہوئے ہیں بہت سے تو ایسے تھے جو بائبل مقدس کے علاوہ بہت کم جانتے تھے۔ میں نے ایسے بہت سے مرد و خواتین کو دیکھا ہے جو کبھی اسکول نہ جا سکے، جن کی کوئی تہذیب و ثقافت نہیں تھی مگر اپنے لوگوں پر خوب اثر انداز ہوئے اور وجہ تھی کہ وہ بائبل مقدس سے خوب واقف تھے۔ میں فلسفہ دانوں سائنسدانوں اور حتیٰ کہ علم الٰہیات کے ماہرین جو کلامِ خدا سے واقف نہیں ان کی نسبت کلامِ خدا سے خوب واقف

لوگوں کے قدموں میں بیٹھ کر سیکھنا زیادہ پسند کروں گا۔ کلامِ خدا کی قدرت کو پولُس نے تیمتھیس کو لکھتے ہوئے یوں بیان کیا ہے، "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست بازی میں تربیت کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہوجائے۔" (۲۔ تیمتھیس 3:16-17) یہ تیاری کیسے ہوسکتی ہے؟ صرف کلامِ خدا کے بلاناغہ مطالعے کے وسیلے!

کلامِ خدا ابدی زندگی کی یقین دہانی کی قدرت رکھتا ہے

"میں نے تم کو جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔" (۱۔ یوحنا 5:13)

یہ ہمیشہ کی زندگی کی یقین دہانی ہے جو "لکھے ہوئے" کلام کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی کو ابدی زندگی کی یقین دہانی نہیں تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟ کیا دعا کرنے کے لئے کہیں گے؟ ہرگز نہیں! بلکہ اس کو کلامِ خدا میں سے ایسے حوالہ جات دکھائیں گے جیسا کہ یوحنا 3:36 ہے، "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔" اس کو یہ حوالہ بار بار پڑھایئے اور سمجھایئے جب تک کہ وہ اس کو مان کر اس پر ایمان نہ لے آئے کہ وہ خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے اس لئے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے، "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے!"

کلامِ خدا دل میں اطمینان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

"میں سنوں گا کہ خداوند خدا کیا فرماتا ہے کیونکہ وہ اپنے لوگوں اور اپنے مقدسوں سے سلامتی کی باتیں کرے گا۔" (زبور 85:8) بہت سے لوگ دنیا میں امن وسلامتی کے متلاشی ہیں، دعائیں کر رہے ہیں اور فکرمند ہیں۔ مگر دلوں میں گہرا اطمینان اور سلامتی کلامِ خدا کے گہرے مطالعے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ بائبل مقدس میں ایک حوالہ یہ بیان کرتا ہے اگر ہم کلامِ خدا کو روزخوراک کی طرح استعمال کریں اور اسے دل میں اچھی طرح سے جگہ دیں اور بسا لیں تو پھر ہماری تمام فکر وتردد ہمیشہ کے لئے جاتا رہے گا۔ اور وہ حوالہ یہ ہے "اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لئے جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔" (رومیوں 8:28) یعنی ہماری زندگی میں آنے والی ہر چیز ہمارے لئے بھلائی پیدا کر رہی ہے یعنی ہم خدا کی نظر میں ہیں اور وہ ہر وقت ہماری بھلائی میں مصروف ہے۔ میں اس حوالہ پر ایمان رکھتا اور اس پر قائم ہوں کیونکہ ہماری

زندگی میں آنے والی کوئی بھی چیز ہماری زندگی اور دلوں میں موجود اطمینان کو کبھی ختم نہیں کر سکتی۔

کلام خدا پوری خوشی عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

"تیرا کلام ملا اور میں نے اسے نوش کیا اور تیری باتیں میرے دل کی خوشی اور خرمی تھیں۔۔۔۔" (یرمیاہ 16:15) خداوند یسوع نے فرمایا، "میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔" (یوحنا 11:15) ان حوالہ جات سے مکمل طور پر واضح ہو رہا ہے کہ مکمل خوشی اور شادمانی صرف کلامِ خدا سے حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی کوئی دولت، چیز، تفریح، نشہ، یا کوئی بھی خوشی بھی اس خوشی اور شادمانی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو صرف اور صرف مسیح یسوع میں اس کے کلام کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ صرف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو ہر روز کلام خدا کو اپنے دل میں بسانے کے لئے اس کا مطالعہ کرتا اور اسے یاد کرتا ہے تا کہ پاک روح اس کو ہماری خوشی پوری کرنے کے لئے استعمال کرے اور ہمیں ہر وقت یاد دلائے اور ہماری مدد کرتا رہے۔

کلام خدا صبر، تسلی اور امید پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

"کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں تا کہ صبر سے اور کتابِ مقدس کی تسلی سے امید رکھیں۔" (رومیوں 4:15)

کلام خدا صبر، تسلی اور امید پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے

اعمال 20:29-32 میں پَولُس نے افسس کے راہنماؤں کو انتباہ کیا کہ کئی غلطیاں ان میں سرایت کر سکتی ہیں ان سے بچاؤ کے لئے اس نے آخر میں ان کو یہ کہا، "میں تمہیں خدا اور اس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں۔" (اعمال 32:20) اسی طرح پَولُس نے اسی کلیسیاء کے پاسبان تیمتھیس کو یہ لکھا، "اور برے اور دھوکاباز آدمی فریب دیتے اور فریب کھاتے ہوئے بگڑتے چلے جائیں گے، مگر تو ان باتوں پر جو تونے سیکھی تھیں اور جن کا یقین تجھے دلایا گیا تھا یہ جان کر قائم رہ کہ تونے انہیں کن لوگوں سے سیکھا تھا، اور تو بچپن سے ان پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں۔" (تیمتھیس 3:13-15) جو شخص روزانہ کلامِ خدا سے اپنی زندگی کو سیر کرتا ہے وہ روزمرہ کے بہت سے گناہوں سے محفوظ ہوتا جاتا ہے۔ کلامِ خدا کو نظر انداز کرنا اور اس سے وابستگی نہ رکھنا ہی بہت سے لوگوں کو شیطان کے ہتھکنڈوں، غلط تعلیمات اور بدعتوں میں پھنسانے کا سبب ہے اور کلیساء میں بگاڑ اور تفرقے کے وسیلے شیطان اپنی مکاری کو استعمال کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اس

سے بچاؤ کا صرف ایک ہی حل ہے یعنی گناہ، غلطیوں، بدعتوں اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ ہے کلامِ خدا پر توکل کرتے ہوئے اس کو بلا ناغہ سیکھنا۔ کیونکہ کلامِ خدا میں غلطیوں اور گناہوں سے بچانے کی قدرت ہے۔ زبور نویس لکھتا ہے، "میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے تاکہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں۔" (زبور 119:11)

کلامِ خدا ہمیں شیطان کی آزمائشوں سے بچانے والی ڈھال ہے۔ اس لئے کسی دن بھی کلام خدا کے مطالعہ سے ناغہ مت کریں تاکہ شیطان کو آپ کی زندگی اور دل میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے۔ خدا کے بیٹے نے ہمیں ایسا ہی نمونہ دیا کہ کلام خدا کے وسیلے شیطان کے حیلے بہانوں پر غالب آئیں، اس نے ہر آزمائش کے جواب میں یہ کہا، "یہ لکھا ہے۔" (متی 4:4,7,10) اور شیطان مکمل طور پر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔

کلامِ خدا زندگی میں بھرپور قوت عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

زندگی اور خدمت میں موثر ہونے کے لئے بائبل مقدس کو کبھی نظر انداز مت کریں۔ اس میں قوت حاصل کرنے اور اس کے طریقہ کار کے بارے میں بہت کچھ تحریر ہے۔ جس کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ پاک روح کے کاموں کو تو خوب واضح کیا جاتا اور پیش کیا جاتا ہے مگر جس ذریعے سے پاک روح کام کرتا ہے اس کو بری طرح سے نظر انداز بھی کیا جاتا ہے۔ نتیجہ صرف عارضی جوش و جذبہ اور سرگرمی ہوتا ہے مگر کوئی مستقل یا مسلسل قوت میں اضافہ اور کارکردگی نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی خدمت اور زندگی میں کلامِ خدا پر گہرے غور و فکر کے بغیر قوت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا پتّا بھی نہ مرجھائے اور جو کام کریں وہ بارور ہو تو پھر دن رات ہماری خوشی اور دھیان خداوند کے کلام پر لگے رہیں۔ (زبور 1:2-3) ہم روحانی سستی میں خوب مگن ہو سکتے اور کسی بھی کنونشن یا بیداری کی میٹنگ پر جا کر اپنے آپ کو روحِ پاک سے معمور تصور کر سکتے ہیں بہ نسبت ہم روز بہ روز، ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال کلامِ خدا کا مسلسل مطالعہ کریں، سیکھیں اور روحِ پاک سے مسلسل معمور رہیں۔ کیونکہ ہماری معموری کا دعویٰ تو ختم ہو سکتا ہے مگر کلامِ خدا ہمیشہ کے لئے قائم ہے۔

پَولُس رسول نے اسی لئے لکھا کہ "مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے لینے دو۔" (کلسیوں 3:16) کیونکہ وہ یہ سکھانا چاہتا ہے کہ ہم اسی کے وسیلے "روح سے معمور" (افسیوں 5:18) ہوتے جائیں۔ پَولُس اچھی طرح سے جانتا ہے کہ کلامِ خدا کے بلا ناغہ مطالعے اور غور و فکر کے بغیر روح القدوس سے معموری بے معنی ہے۔ اس لئے اگر آپ چاہتے کہ آپ کی زندگی اور خدمت میں بھرپور قوت و قدرت ہو تو کلامِ خدا کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنالیں۔ اب آپ یہ کیسے کریں گے آپ نے سوچنا ہے۔ خداوند آپ کو کثرت سے برکت دے۔ آمین

ایسی انوکھی محبت کے لئے میں اپنی مکمل تقدیس کرتا ہوں

To Love So Amazing I Consecrate My All

تقدیس کوئی مذہبی خودغرض نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگیاں محفوظ ہوں۔اور ہم بے کار زندگی سے بچ جائیں اور خدا اور انسان کی نظر میں مقبول ہوں اور ہر طرح کی برکات اور فوائد حاصل کر سکیں، ہمیں یہ سب حاصل ہوسکتا ہے جب ہم مسیح کی محبت کے اصل مقصد کو پہچانیں کہ یہ سب میرے لئے نہیں بلکہ مسیح کے لئے اور مسیح کے جلال کے لئے ہے۔ میرے آرام کے لئے نہیں بلکہ اس کی خوشی کے لئے تا کہ دوسری جانیں اس میں آرام و اطمینان حاصل کر سکیں۔ مجھے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اس کے لئے، اس کے کام کے لئے ، اس کی خوبیاں دکھانے کے لئے، اس کی خاطر دکھ سہنے کے لئے، تا کہ یسوع ہی ہر طرح سے میرا خداوند ہو۔ تا کہ مجھ میں جو بھی اچھا ہو وہ سب اس کا ہو اور اس کے علاوہ کوئی دعویدار ہو۔ کیونکہ یہ زندگی تو اس کے لئے جینے کے قابل ہونی چاہیے اور یہی تقدیس ہے اور اس کی برکات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ خداوند یسوع ایسی زندگی کو قبول کرتا ہے جو اسے دی جاتی ہے اور پھر اسے استعمال بھی کرتا ہے۔ کیونکہ تب ہی ہم حقیقی طور پر کہہ سکیں گے، ''چکھو اور دیکھو'' اور ہم خداوند یسوع کی گواہی دیں گے کیونکہ اس کو اس کے کلام کے ہر ایک لفظ کے مطابق صادق القول پائیں گے۔ ہم کیوں ایسی گواہی سے اجتناب کریں؟ تب ہی ہم کچھ کر پائیں گے ورنہ ہم نے کچھ نہیں کیا اپنی تمام کوششوں اور محنتوں کے باوجود ہم نے صرف اپنے لئے کچھ کیا ہوتا ہے اور اس کی قدرت اور فضل کے وسیلے جب کچھ کریں گے تو اس کی لازوال محبت اور فضل کا گہرا تجربہ کریں گے جس کا شاید ہم نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو۔ یہ خاص طور پر نوجوانوں کے لئے بھی کلام ہے جو مسیح کا نام تو لیتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ اس کا فضل تو صرف بڑے لوگوں کے لئے ہے میں اس کے لئے تیار نہیں۔ میں صرف آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے جو تعلیم حاصل کی، جو خوشگوار تفریحات کی کوشش کی، اچھی نوکری اور کاروبار کیا، روزمرہ لوگوں سے میل جول رکھا، اس سب میں خدا کو کس طرح سے جلال دیا؟ کیا آپ خدا کی خدمت کے لئے ابدی پھل حاصل کر پائے؟ دنوں پر دن اور سالوں پر سال گزرتے رہے تو کٹائی کے لئے کیا حاصل کیا؟ کیا آپ کو کوئی موجودہ پھل مل رہا ہے؟ کیا آپ کو اندازہ نہیں ہو رہا کہ دن بہ دن آپ کی طاقت کم ہوتی جا رہی ہے اور کچھ فائدہ نہیں ہو رہا، جتنا گزشتہ برسوں میں آپ صحت مند تھے اب ویسے نہیں رہے۔ ایک خالی پن کا احساس اب ہر سال بڑھتا جا رہا ہے؟ کیونکہ دنیا کے سب سے صاف شفاف چشموں کا پانی پینے کے باوجود آپ پھر پیاسے ہوں گے ۔ کیونکہ جن

ابدی ہاتھوں نے ان کو بنایا وہ فرماتا ہے، "جو کوئی اس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہو گا۔" (یوحنا 13:4)۔ آپ نے اپنے دل میں یہی محسوس کیا ہوگا۔ یہ خلا، یہ کمی صرف خدا کی قدرت اور فضل ہی پر کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا نے ہمیں اپنے لئے بنایا ہے اور ہمارے دل صرف اسی میں آرام پا سکتے ہیں۔ اس کے لئے میں آپ کو ایک اچھی اور بہتر زندگی کے بارے میں بتاتا ہوں جس میں آپ پھر "پیاسے نہیں ہونگے،" کیونکہ اس زندگی کا مرکزی نقطہ یا محور تسلی بخش ہے۔ یہ حقیقی تسلی ہے، اس کا مقصد حقیقی ہے، جس کی روشنی ہر قدم پر آپ کے ساتھ ساتھ رہے گی۔ آپ اس سے پیچھے مت ہٹیں، نہ ہی بے دل اور نہ ہی بے حوصلہ ہوں۔ بلکہ خداوند کے لئے پاکیزگی کی زندگی کا راہ تھام لیں۔ آج سے ہی فیصلہ کر لیں کہ آپ پورے دل سے، مسلسل اس کے لئے پاکیزگی کی زندگی اپنائیں گے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ کتنا بھلا مالک ہے۔ آپ اس کی بھلائی سے سیر اور آسودہ ہوں گے۔ بلکہ آپ اس کے کلام کو دل سے قبول کر لیں کہ، "اگر وہ سن لیں اور اس کی عبادت کریں تو اپنے دن اقبال مندی میں اور اپنے برس خوش حالی میں بسر کریں گے۔" (ایوب 11:36) کیونکہ جب آپ اس کی خدمت میں حقیقی طور پر شامل ہوں گے تب ہی وہ اپنے وسائل آپ پر ظاہر کرے گا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے، "میرے بندے دل کی خوشی سے گائیں گے۔" (یسعیاہ 14:65) یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب آپ اپنی رسمی اور غیر ضروری خدمت چھوڑ کر حقیقی اور مقدس عبادت کرنے لگتے ہیں۔ اور آپ اسی وقت دل کی خوشی سے گائیں گے جب وہ آپ کو اپنا خادم کہنے لگتا ہے۔ کون اپنے آپ کو آج کے دن پاک کرے گا۔ کیونکہ یہ حیران کن خوشی اس کی پاکیزگی حاصل کرنے سے آئے گی۔ اور اس کے لئے تقدیس کے عمل سے گزرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے مسیح ہمارے دلوں کو مقدس کرے گا اور پاکیزگی میں زندگی بسر کرنا بھی سکھائے گا۔ کیونکہ پاکیزگی کا بھید یعنی اسی لمحے میں تقدیس اور زندگی بھر کے لئے تقدیس بھی اسی کے وسیلے حاصل ہوگی۔ فرض کیجئے کہ آپ کسی کو زمین کا ٹکڑا دیتے ہیں تو وہ مکمل طور پر اس شخص کی ملکیت بن جاتا ہے اب آپ اس اراضی میں نہ تو ہل چلا سکتے، نہ بیج بو سکتے نہ ہی فصل کاٹ سکتے ہیں اب آپ کا اس پر کوئی اختیار باقی نہیں رہا، اب وہ دوسرے کی ملکیت ہے، کسی کو اس پر ایک انچ کا بھی اختیار حاصل نہیں، اب وہ جیسے چاہے سلوک کرے۔ اب وہ شخص اس زمین پر بے کار حصوں کی صفائی ستھرائی کرائے گا اور انہیں کاشت کے قابل بنائے گا۔ اس میں مناسب آبپاشی کرائے گا یا باڑ لگوائے گا، تاکہ اسے اچھی فصل ملے۔ وہ وہاں فالتو درختوں کو کٹوائے گا، گزرگاہوں کو فصل کے قابل بنوائے گا۔ تاکہ اچھی پیداوار حاصل کر سکے۔ بالکل ایسا ہی ہماری زندگیوں کے ساتھ بھی ہے۔ اپنی زندگی کو خدا کے حوالے

کرنا بھی ایسا ہی ہے۔ وہ ہماری زندگی کی عملی تقدیس کے لئے اس کو بہت دیکھ بھال کر کے صاف کرتا جاتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کی شخصیت کے مطابق نرمی سے ہماری تربیت شروع کر دیتا ہے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ قدرت کو ضائع کر رہا ہو۔ بس وہ ہماری زندگی کے ناہموار رستوں کو ہموار کر کے اچھے پھل کے قابل بناتا چلا جاتا ہے۔ جن جگہوں پر گندہ پانی موجود ہو وہ اس کو وہاں سے نکال دیتا ہے۔ جہاں جھاڑیاں بڑھ رہی ہوں وہاں سے وہ کٹائی کر دیتا ہے۔ تاکہ سورج کی صحیح روشنی اور حرارت فصل تک پہنچتی رہے۔ تب ہم بھی گزرتے دنوں کے ساتھ ساتھ، کبھی حیران ہوں گے کبھی تھوڑے پریشان مگر ہمیشہ خوش ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ ہمارا مالک ہم پر روز بروز تھوڑا تھوڑا ظاہر کرتا جائے گا کہ کیسے وہ ہماری زمینوں کی صفائی کر رہا اور انہیں استعمال کے قابل بنا رہا ہے۔ یوں ہم بھی خوشی سے اس کی راہنمائی اور پیروی میں چلنا پسند کریں گے چاہے اپنی زندگی کے پسندیدہ مگر فریب دینے والے پھولوں سے چھٹکارا پانا ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے ہمیں بھی احساس ہوتا چلا جاتا ہے کہ ابھی زیادہ سے زیادہ صفائی کی ضرورت ہے اور ہم پر ثابت ہوتا جائے گا کہ اس زمین کا مالک خداوند ہی ہے اور صرف اسے ہی اس پر کل اختیار حاصل ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہی اس کی ویرانی کو باغِ عدن کی مانند سرسبز و شاداب بنائے گا، اور اس صحرا کو خداوند کے باغ کی مانند سیراب کرے گا۔ تب ہم خوشی سے گائیں گے، "میرا محبوب اپنے بوستان میں بلسان کی کیاریوں کی طرف گیا ہے تاکہ باغوں میں چرائے اور سوسن جمع کرے۔" (غزل الغزلات 6:2)

آبِ حیات سب کو پلاتا ہے المسیح
تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتا ہے المسیح

بھوکے جو زندگی کی غذا کے ہیں سیر ہوں
نانِ بقا سبھوں کو کھلاتا ہے المسیح

پوشاک راستی کی نہ ہو جس کے جسم پر
اس کو لباس پاک دلاتا ہے المسیح

دیدارِ ربِ پاک کی گر تم کو ہو طلب
الحق خدائے پاک دکھاتا ہے المسیح

عصیاں کے مرض میں جو گرفتار ہوں غریب
آ جائیں وہ شفا کو بلاتا ہے المسیح

اندھیرے اور موت کی وادی میں جو پڑے
ان کو اٹھا فلک پہ بٹھاتا ہے المسیح

دنیا اور نفس کے جو ہو گئے غلام
قیدِ گناہ سے ان کو چھڑاتا ہے المسیح

آ جاؤ میرے پاس تم میں آرام دوں تمہیں
انجیل میں یہ مژدہ سناتا ہے المسیح

لاکھوں گناہگار بچائے ہیں دیکھئے
یہ معجزات ہم کو دکھاتا ہے المسیح

مسیح کے وسیلے تقدیس

Santification Through Christ

تقدیس کے عمل کا سب سے بڑا پہلو مسیح کی صورت وشبیہ پر ڈھلتے جانا بھی ہے۔ پاک روح نے کس خوبصورتی اور عمدگی سے اس بھید کو پاک کلام میں واضح کیا ہے جب ہمارے خداوند نے خود ہمارے لئے آگاہی دی کہ، "مجھ سے سیکھو، میں حلیم اور دل کا فروتن ہوں۔" (متی 29:11) رسولوں نے بھی اپنی تحریروں میں اس سچائی کو بار بار بیان کیا، "جن کو اس نے پہلے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں۔" (رومیوں 29:8)، مزید یہ بھی لکھا کہ، "محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔" (افسیوں 15:4) خدا کے فرزندوں کے لئے جلالی سانچہ دیا گیا ہے۔ یعنی تقدیس کے لئے مسیح کی شبیہ اور صورت پر ڈھلنا ہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔ ایک ایماندار جیسے جیسے مسیح کی مانند بنے گا ویسے ویسے پاکیزگی میں ترقی کرے گا۔ اور اگر اس کے برعکس وہ مسیح کے اصولوں کے مطابق نہیں چلتا، اس کی عقل استعمال نہیں کرتا، اس کا سا مزاج نہیں رکھتا، تو پھر وہ تقدیس کے عمل سے بھی نہیں گزر رہا۔ بہت سے اس کے پیارے نام کا اقرار کرتے اور ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ رہنا بھی چاہتے ہیں مگر ایک لمحہ کے لئے رک کر کبھی نہیں سوچتے کہ ابھی کیا کر رہے ہیں! کیا وہ اس کی مانند بنتے چلے جا رہے ہیں؟ یا وہ اس عظیم پیمانے سے کتنا نیچے ہیں۔ اپنی عادات، اصولوں، رویے، جذبات وغیرہ میں روزمرہ کیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یا اپنے کلیسیائی رویے، خاندانی رویے، معاشرتی رویے میں کس حد تک مسیح کی مانند ہیں۔ کتنا رویہ آسمانی ہے اور کتنا زمینی، کتنا اوپر سے آیا اور کتنا نیچے سے ہے۔ اس کے لئے بھی خداوند کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کتنی حلیمی اور کتنی پاکیزگی ہے وہاں روح کی شکستگی، دل کی فروتنی، رویے میں شائستگی، نرمی، معافی، خاکساری، دعائیہ زندگی، باپ کے جلال کی غیرت اور لوگوں کی نجات کی تڑپ سب کچھ ہی تو آپ کو وہاں ملے گا۔ یسوع کی مانند بننے کے لئے ان سب چیزوں میں بھی پروان چڑھنا ہوگا۔ تب ہی "تمہارا چال چلن خداوند کے لائق ہو اور اس کو ہر طرح سے پسند آئے۔" (کلسیوں 10:1) کیونکہ، "خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو۔" (۱۔تھسلنیکیوں 3:4)۔ اس ساری گفتگو سے ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ ایک مسیحی ایماندار آگے بڑھتے ہوئے مسیح کی صورت اور شبیہ پر ڈھلتا چلا جاتا ہے۔

مسیح کی قدرت

خداوند یسوع نے جو الفاظ شاگردوں سے فرمائے وہی ہم سے بھی فرما رہا ہے، "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔" (یوحنا 5:15)۔ اپنے آپ پر زیادہ اعتماد، خود پر فخر، شیخی یہ سب چیزیں مصلوب کرنا ہوں گی اور صرف مسیح کی قدرت اور زور میں زور آور بننا ہوگا۔ کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمیں یسوع کے پاس اپنی تمام بے وقوفی اور کمزوری لے کر جانا ہوگا کیونکہ ہمارے لئے یہی سب سے بڑی حکمت ہے، "کیونکہ جب میں کمزور ہوتا ہوں اسی وقت زور آور ہوتا ہوں۔" (۲۔کرنتھیوں 12:10) اس نے فرمایا، "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔" (۲۔کرنتھیوں 12:9) کیونکہ "مسیح جو مجھے طاقت بخشتا ہے اس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔" (فلپیوں 13:4)

مسیح کا کلام

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ تقدیس کے عمل کے لئے سب سے بڑا ہتھیار خدا کی سچائی ہے "انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا 17:17) خدا کے کلام کی سچائی کو جب پاک روح کی قدرت کے وسیلے عمل میں لایا جاتا ہے تو تقدیس کا عمل لازمی امر ہے۔ اس لئے، "مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو۔" (کلسیوں 16:3) خدا کے کلام کو دعائیہ روح سے پڑھتے اور یاد کر کے عمل کرتے رہیں۔

مسیح کا لہو (خون)

یسوع کا کفارہ بخش خون ہماری فتح کا سب سے بڑا نشان ہے اس کے وسیلے ہم گناہ کے زور اور گناہ کی شرمندگی سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے خداوند کی عظیم موت کا عظیم مقصد شیطان کے کاموں کو مٹانا بھی تھا۔ گناہ شیطان کا ہی کام ہے۔ اس پر غالب آنے، اس کے بندھن توڑنے، اس کا اختیار مٹانے، اس کی تباہ کاریوں کو دور کرنے، اور اس کے فتوؤں سے چھڑانے کے لئے خدا کے پاک بیٹے یسوع کو سب سے مکروہ اور لعنتی موت یعنی صلیبی موت مرنا پڑی۔ جتنا بھی دکھ اس نے برداشت کیا، باغ جو جانکنی کے عالم میں سے گزرا، صلیب پر جو اذیت اس نے برداشت کی وہ سب ہمارے گناہوں کے لئے تھی، "جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تا کہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑالے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔" (ططس 14:2) آپ اندازہ کیجئے کہ مسیح کی موت اور گناہ کی موت کے درمیان کیسا خوبصورت تعلق ہے۔ یعنی حقیقی تقدیس صلیب سے ہی آتی ہے۔ میرے عزیزو اس کو صلیب پر مسیح کے کام میں تلاش کیجئے کیونکہ پاک روح کے وسیلے گناہوں کی معافی آپ کو وہیں سے حاصل ہوگی۔ صلیب خداوند یسوع کی صلیب ہماری فتح بن گئی ہے آپ کو وہاں پر محبت ہی محبت

ملے گی۔ پاکیزگی ملے گی کیونکہ خداوند یسوع کا قیمتی خون وہیں ملے گا، جو، "ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔" (ا۔یوحنا 1:7) جب آپ صلیب کے نیچے پناہ لیتے ہیں تو پھر شیطان آپ کا دشمن آپ تک پہنچ نہیں سکتا، گناہ آپ پر زور نہیں جما سکتا، اور نہ ہی الزام لگانے والا الزام لگا سکتا ہے۔

مسیح کی معموری

اب ایک اور چیز جو آپ کو مسیح میں میسر ہے وہ ہے فضل کی معموری یہ سارا فضل اور معموری ایمانداری اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔، "کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔" (کلسیوں 1:19) یہ معموری ہماری تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مہیا کی گئی ہے کیونکہ گناہ سے چھڑانے کے لئے ہمیں اسی فضل اور اس کی معموری ہی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر گناہ اور کمزوری کا توڑ یسوع کی معموری میں ہی ملے گا۔ اس کے لئے آپ خداوند کے حضور اپنی دعائیہ کوٹھڑی میں جائیں اور اس کے قدموں پر گر جائیں شکستہ دلی کے ساتھ، خاکساری کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اپنا ہاتھ اس قربان ہونے والے برے کی طرف بڑھائیں جو جی بھی اٹھا ہے تو وہ آپ کے گناہوں کو دھوکر اپنے پاک روح سے معمور کردے گا۔ اپنے گناہوں کو خداوند کے حضور رکھنے کی عادت اپنائیں اور حلیمی سے ان کا اقرار کریں تو وہ اپنے خون کے وسیلے سے مہیا کردہ فضل اور معموری سے آپ کو بھر دے گا۔ آپ کو آسمانی باپ کی محبت کا تجربہ ملے گا۔ بس اپنی زندگی اور خداوند کے درمیان کوئی بات چھپا کر مت رکھیں۔ گناہ جدائی پیدا کرتا ہے اور اس کا فوری اقرار اور شرمندگی رشتے کی بحالی کا سبب بنتی ہے۔ یعنی خدا کے ساتھ پاک رشتے کی بحالی ہوگی۔

"پس اے بھائیو! چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اس نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے، جو اس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہو کر ہمارے واسطے مخصوص کی ہے۔ اور چونکہ ہمارا ایسا بڑا کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے۔ تو آئو ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دل کے الزام کو دور کرنے کے لئے دلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دھلوا کر خدا کے پاس چلیں۔" (عبرانیوں 10:19-22)

مسیح میں فتح

خوشی مناؤ اے قیمتی جان! تقدیس کے عمل میں تمہارے لئے ہر چیز حوصلہ افزائی کے لئے میسر ہے۔ ہماری نجات کا بانی لڑا اور فاتح ہے اور آپ اپنے جلالی تخت پر بیٹھ کر آپ کو ہر طرح مدد اور حوصلہ دے رہا ہے تاکہ جس جنگ سے آپ گزر رہے ہیں وہ اس میں آپ کو فتح دلائے۔ اس لئے "ایمان کی اچھی کشتی لڑیں۔"

(۱۔تیمتھیس 12:6)،اور "اس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہے مضبوط بن۔" (۲۔تیمتھیس 1:2) اور "برے کے خون کے وسیلے غالب آئو۔" (مکاشفہ 12:11) اوراس کی وجہ یہ ہے کہ "جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔" (رومیوں 37:8)

میں یہاں صلیب کے سائے تلے بیٹھ کر غیر قوموں کے رسول کے ساتھ مل کر آپ کے لئے یہ خواہش رکھتا اور دعا کرتا ہوں کہ جو اس نے تھسلنیکیوں کے لئے کی، "خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔" (۱۔تھسلنیکیوں 23:5) آمین ثم آمین

آیئے ذرا غور کرتے ہیں کہ جب (ٹئین ماؤتھ میں بطور پاسبان) انہوں نے خدا کے کلام اور رُوح القدس کی راہنمائی میں اپنی معمولی سی 30 پاؤنڈ سالانہ کی تنخواہ بھی چھوڑ دی تو خدا نے بھی اُن کے اِیمان اور وفاداری کے اِنعام میں اپنے کلام کے مُطابق وعدے کو پُورا کیا کہ، "تُو تھوڑے میں دیانت دار رہا ، میں تُجھے بہت چِیزوں کا مختیار بنائوں گا۔"

ہرانسان کے لئے کام

To Every Man His Work

مسیحی زندگی کا اظہار پاک نیت سے کئے گئے پاک کاموں کے وسیلے ہوتا ہے جیسے پودے کی زندگی کا اظہار پھل اور پھول سے ہوتا ہے۔ ایسی سرگرمیوں کے لئے ہی درحقیقت فرمایا گیا۔ "ہر ایک کو اس کا کام بتا دیا۔" (مرقس 34:13) یہ مطلب بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری کامیاب سرگرمیوں کا مکمل دارومدار جلالی خداوند کے ساتھ ہمارے رشتے سے وابستہ ہے۔ خداوند یسوع خود ایک عظیم کارکن ہے وہ تمام کام پورے کرنے کے لئے آیا جو اس کے باپ نے اسے کرنے کو دیئے۔ مرقس نے خداوند کو مسلسل اور تیز کام کرنے والے کے طور پر عمدگی سے بیان کیا جس کے دن رات واقعات سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے فرمایا، "جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اس کے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کرسکتا۔" (یوحنا 4:9)

یہ سمجھ لینا کہ اس کے آسمان پر جانے کے بعد اس کا کام رک گیا تو یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ انجیل ہمیں بتاتی ہیں جو اس نے کرنا اور سِکھانا شروع کیا۔ لیکن اعمال کی کتاب کو اگر زندہ اور آسمان پر اٹھائے گئے خداوند کے اعمال کی کتاب کہا جائے تو زیادہ سمجھ میں آئے گا کہ وہ آسمانوں

سے گزر کر اور خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر بھی کام کر رہا اور ہمیں سیکھا رہا ہے۔ تمام زمانوں، کائنات اور کلیسیاء میں وہی سب سے عظیم ترین کارکن ہے۔ لیکن کیا یہ سچ نہیں کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد اس نے بہت افراد کو اعضاء اور آلات کی طرح استعمال کیا تا کہ اپنے عظیم خیالات اور کام ظاہر کرے؟ وہ بدن یعنی کلیسیاء کا سر ہے اور وہ بدن کے اعضاء کو اوزاروں کی طرح استعمال کرتا ہے تا کہ اپنا فضل اور قدرت دنیا پر ظاہر کرے۔ پرانے وقت میں اس نے اپنے بدن، ہاتھوں ہونٹوں اور پاؤں کا استعمال کرتے اپنے دل میں موجود برکات عطا کیں اور اب وہ اپنے پیاروں کو اپنے ہاتھ، پاؤں اور ہونٹ بنا کر استعمال کر رہا ہے تا کہ لوگ اس کے فضل اور برکات کو حاصل کر سکیں۔ پولُس اس گہری سچائی کو مسلسل بیان کرتا ہے کہ جو کام غیر قوموں کے درمیان اس کی خدمت کے وسیلے "خدا نے کئے۔" (اعمال 12:15) ہم بھی عمدگی سے کام اسی وقت کر سکیں گے جب یہ سمجھ لیں گے کہ ہمیں مسیح کے لئے کام کی ابتدا یا اس میں کچھ بڑھانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے کام اس کے منصوبے اور اس کی قوت کے تحت ہی ہو سکتے ہیں۔ اور ان سطور کو پڑھنے والے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے اس مختصر سی زندگی میں ہم اس کے لئے اسی وقت مفید ہوں جب اس کو تھام لیں گے جس نے ہمیں تھام لیا ہے اور جب ہماری دعا یہ ہوگی کہ مجھ پر میرے ساتھ، مجھ میں اور میرے وسیلے کام کر جیسے کہ تیری مرضی ہے۔ اور اتنا کام لے جتنا موتیوں کے دروازوں کے اس طرف تو نے میرے لئے مقرر کیا ہے۔ اپنی مرضی کو اپنی خوشی سے مجھ میں پورا فرما۔ جو میرے لئے فائدہ مند بھی ہو۔

موسیقی کا کوئی آلہ ایجاد کرنے والا ہی اس میں عمدہ قسم کی لے اور آوازیں پیدا کر سکتا ہے۔ کسی پیچیدہ مشین کو بنانے والا ہی اس کے تمام پرزوں کی خوبیوں سے واقف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری خالق ہی جانتا ہے کہ ہم میں کون کون سی خوبیاں ہیں اور پھر ان کو وہ اپنی بزرگی اور جلال اور ہماری خوشی کے لئے ظاہر کر سکتا اور بہتر طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ وہ مزید ہم سے کام اس وقت لے گا جب ہم مکمل طور پر اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیں۔

آیئے کچھ ایسے نکات کو جانیں جو مسیحی خدمت گزاروں کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔

نیک نیت سے کام کریں

اپنی خوشی، اپنا نام، شہرت، عظمت، عزت، کامیابی یا دکھاوے کے لئے بھی ہم مسیحی خدمت میں بہت سے کام کرتے ہیں۔ یہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ کئی بار ہماری نیت اور ارادے اتنے بے کار ہوتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہمارے مالک کی نظروں میں آنے کے بجائے شاید زمین پر ہی کہیں فنا ہو جاتے ہیں وہ کام صرف ان کی نظروں میں آتے ہیں جو ظاہری خوبیاں اور کامیابیاں

چاہتے ہیں، لیکن خدا جو دلوں کو پرکھتا ہے وہ کیسے ان کاموں سے خوش ہوگا؟ ہمارے بہترین کام بھی اس وقت ریت کی دیوار ثابت ہوتے ہیں جب وہ بری نیت سے کئے جاتے ہیں۔ ہماری نیت خالص ہونی چاہیے کیونکہ جڑ کا اثر پھل تک آتا ہے۔ ندی اپنے ماخذ سے زیادہ نہیں بہہ سکتی۔

ہمیں اپنی ذات کے بارے میں ہی سوچتے نہیں رہنا۔ ہمیں خدا کی محبت کے سورج کی تپش میں ذاتی مفادات اور خواہشات کو جلا کر بھسم کرنا ہوگا ہمیں ذاتی تعریف اور الزامات سے بچنا ہوگا۔ ہمیں اپنے کمزور اور ناتواں دلوں کو الٰہی سرجن کے پاس لے کر جانا اور کہنا ہے کہ اپنے پاک روح کے وسیلے ہمارے دل میں سے موجود تمام پوشیدہ برائیوں، بری نیتوں کو نکال کر اپنی میٹھی، خالص اور پاک محبت سے بھر دے۔ خدا کرے ہمارے دل اس کی پاک محبت سے سرافیم کی طرح جلتے رہیں! ہماری یہ دعا اب سے موت کے وقت تک رہے کہ: ''عالمِ بالا پر خدا کو جلال!''

خدا کے منصوبے کے تحت کام کریں

بائبل مقدس میں مشورہ کے لئے بتائے جانے حوالوں میں سے ایک وہ ہے جس میں خدا نے موسیٰ سے فرمایا، "دیکھ جو نمونہ تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا تھا اسی کے مطابق سب چیزیں بنانا۔" (عبرانیوں 5:8) اس ذہانت کے ماخذ اور شریعت دینے والے کی نظر سے کوئی پردہ، کوئی کونہ حتیٰ کہ کوئی ایٹم بھی اوجھل یا پوشیدہ نہیں تھا۔ اس نے سب کچھ موسیٰ کو تفصیل سے دکھا کر سمجھا دیا تھا تاکہ خیمہ اجتماع عین نقشے کے مطابق بنی اسرائیل قوم کے سامنے تیار ہو کر کھڑا ہو جائے۔ اس لئے جب ہمیں کوئی کام سونپا جائے تو پھر فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سب کچھ مہیا بھی کرے گا کیونکہ اپنے منصوبوں کو پایہء تکمیل تک پہچانے کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ اب آپ سوچیئے کہ ہماری زیادہ ناکامیوں کا راز یہی نہیں؟ ہم اکثر یوں دلائل دیتے ہیں: یہ کام بہترین لگتا ہے؛ دوسرے لوگ یہ کر رہے ہیں اس میں منافع بھی خوب، کامیابی بھی آسان اور مشکل بھی نہیں، مجھے ضرور یہ کام کرنا چاہیے۔ مگر ہم ذرا برابر بھی نہیں سوچتے کہ آیا یہ وہی کام ہے جو خدا نے ہمارے کرنے کے لئے پہلے سے مقرر کر رکھا ہے۔ (افیسوں 10:2) ہم ذرا بھی کوشش نہیں کرتے کہ دعا کر کے انتظار کریں کہ آیا خدا کا منصوبہ کیا ہے۔ ہم ذرا بھی حلیمی اختیار نہیں کرتے کہ خدا خاص سمت میں راہنمائی کرے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم کب ایسا کرتے ہیں جب ہم اپنے کاموں میں مکمل طور پر مشغول ہو کر ہر طرف سے ناکام اور مایوس ہو جاتے ہیں۔ تب خدا کے پاس بھاگتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرتے ہوئے ہمیں اس ناکامی سے نکالے۔ تاکہ ہم نے جو الٹے سیدھے جہاز بنائے اور کام پر لگائے تھے سب ڈوب رہے ہیں اس لئے وہ تو ہمیں

بچالے۔ مسئلہ یہاں پر بھی ہوتا ہے دراصل ہم ایک نیا کاروبار خدا کے ساتھ شروع کر لیتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے، بہ نسبت یہ کہ ہم اس سے پوچھیں کہ اس کے منصوبے میں ہمارے لئے کون سا کام موجود ہے، ہمیں دوسروں کے پیچھے بھی بھاگتے نہیں پھرنا کہ ہمیں کام بتاؤ۔ کیونکہ خداوند کا بتانے والا کام دوسرا کوئی کیسے بتا سکتا ہے؟ ہم تو صرف انداز ہی لگا سکتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح سے خود براہِ راست پوچھیئے۔ اور درخواست کیجئے کہ آپ اس کی پرجلال رفاقت کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور خود بھی آرام نہ کریں اور اسے بھی آرام نہ لینے دیں جب تک کہ وہ آپ کو قائم نہ کر دے اس کام اور مقصد کے لئے جس کے لئے اس نے آپ کو بلایا ہے۔

نئے پاک ہوئے کی مانند کام کریں

پاک مکان کی خدمت کرنے سے پہلے کاہن اپنے آپ کو حوض میں ضرور دھوتے تھے۔ جو خداوند کے برتن استعمال کرتے تھے ان کا پاک ہونا ضروری ہے۔ ہر شخص جو خداوند کے کام کے لائق اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہونا چاہے وہ مقدس بنے اور ہر برائی سے اپنا ناطہ کاٹ ڈالے۔ (۲۔ تیمتھیس 21:2)

اگر ہم کسی کو پانی پلاتے ہیں تو صاف برتن میں تازہ پانی دیتے ہیں۔ ہم کبھی بھی گندے برتن میں پانی نہیں دیں گے۔ اسی طرح ہم بھی جب پاک اور صاف ہوں گے تو خداوند یسوع ہمیں کثرت سے استعمال کرے گا۔

خدا کی قدرت کے وسیلے کام کریں

کوئی بھی فوجی اپنی جیب سے خرچہ کر کے جنگ نہیں لڑتا، لیکن بہت سے مسیحی اس بات پر حیران ہوتے ہیں یاد رکھیئے کہ خدا کبھی بھی ایسے کام کے لئے نہیں بلاتا جس کو وہ نہیں جانتا اور کیونکہ وہ اس کام کے لئے قوت اور قدرت اور وسائل مہیا کرتا ہے۔ اسے ہماری طاقت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اکثر اس کے کام میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے بلکہ اسے ہمارا بھروسہ درکار ہے، تاکہ ہماری کمزوری، ناکامیوں اور بے وجود ہونے کو استعمال کرے، "تاکہ یہ حد سے زیادہ قدرت ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے معلوم ہو" (۲۔کرنتھیوں 7:4)

جب آپ کو اپنی کمزوری کا احساس ہونے لگے کہ میں تو شاید کام نہیں کر سکوں گا تو یاد رکھیئے کہ یہی چیز آپ کی کامیابی کا بہت بڑا سبب بن سکتی ہے۔ کیونکہ "اس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوریمیں پوری ہوتی ہے۔ پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تاکہ مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔" (۲۔کرنتھیوں 9:12)

جب مسیحیوں سے مسیحی خدمت کے شعبوں میں کام کے بارے میں بات کی جاتی ہے تو اکثر یہ بہانہ سننے کو ملتا ہے کہ میں نہیں کر سکتا، میں یہ کام کرنے کے قابل نہیں، میں

بول نہیں سکتا، ایسے لوگوں کو موسیٰ کی زندگی سے سیکھنے کی ضرورت ہے جسے خدا نے کہا تھا کہ زبان اور منہ کو بنانے والا کون ہے، اور خدا نے اسے یہ بھی سکھایا کہ جب اپنی لاٹھی خدا کے حضور ڈال دیں تو وہ اس کو نئی قوتوں سے بھر دیتا ہے۔ اس سے خدا کی ایسی قدرت ظاہر ہونے لگتی ہے جو ویسے ممکن نہ تھی۔ یعنی وہ سمندر کی لہروں کو پیچھے ہٹانے والی قوت بن جاتی ہے، وہ عمالیقیوں کی فوجوں کو ہرانے والی اور خشک چٹان سے پانی بہانے والی بن جاتی ہے۔ ہم لوگ مسیح کے ہاتھ میں اس لاٹھی کی مانند کیوں نہیں بن جاتے؟ اس کے بغیر ہم ٹوٹے ہوئے سرکنڈے سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ مگر اس میں اور اس کے وسیلے ہم ہیکل کے وہ ستون بن جاتے ہیں جو کبھی باہر نہیں نکالے جائیں گے۔

"جو مجھے طاقت بخشتا ہے اس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔" (فلپیوں 13:4)

خدا کی قدرت کو اپنی زندگی میں حاصل کرنے کا سب کا بہترین ذریعہ اس کے کلام کے بہترین شاگرد بننے میں ہے۔ جیسے زمین کی طاقت ہم تک فصلوں کے ذریعے پہنچتی ہے ویسے ہی خدا کا کلام ہماری جانوں کو قوت بخشنے والا ہے۔ اے مسیحی خادمو! اگر آپ زور آور بننا چاہتے ہیں تو کلام پڑھیے۔ کیونکہ پاک روح بھی اسی شخص کو زیادہ استعمال کرتا ہے جس کا دل صحائف پر لگا رہتا اور جو اس کی آیات پر غور کرتا رہتا ہے تاکہ ابدی سچائیوں کو سمجھے۔

ایمان رکھتے ہوئے کام کریں

یہ بات بالکل سچ ہے کہ خدا کبھی بے حوصلہ شخص کو استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ جو شخص ایمان نہیں رکھتا اور کامیابی کی توقع نہیں کرتا اس کو کامیابی نہیں ملتی۔ کیونکہ اس بارے میں ہم روحانی اصول سے واقف ہیں کہ: تیرے ایمان کے مطابق تیرے لئے ہو، "تو فقط مضبوط اور نہایت دلیر ہو جا۔۔۔" (یشوع 7:1)

کیونکہ ہمیں خوشی کے ساتھ کاٹنے کا یقین ہے اور یقیناً ہم اپنے پولے لئے ہوئے شادمان لوٹیں گے۔ کیونکہ ہم خدا کی حکمت اور بیج لے کر چلے ہیں تاکہ اوس کے کھیت میں کام کریں۔ وہی یقیناً سورج، بارش، ہوا اور اس وقت پر دے گا۔ واہ، کیا زبردست کام ہمارے سپرد کیا ہے خدا نے تاکہ الٰہی محبت ہمارے اعضاء کے وسیلے ظاہر ہو۔ لوگ نجات پائیں اور جلالی بادشاہ آئے، اور پھر "اس کے بندے اس کی عبادت کریں گے" (مکاشفہ 3:22)

روح القدس کی آمد کی نبوت سب سے پہلے یوایل نبی نے کی۔ یہ نبوت آٹھ سو برس تک مینارۂ نور بنی رہی اور پینتیکوست کے دن کسی حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس دوران اسرائیل اور کلیسیا پر بیداری کے مختلف ادوار آتے رہے لیکن دو ہزار برس سے روح القدس کا دوسری بار آمد میں ظہور ابھی ہونا باقی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مسیح کی محبت جو بیان سے باہر ہے

The Love of Christ, Which Passeth Knowledge

"مسیح کی محبت جو جاننے (بیان) سے باہر ہے" (اِفسیوں 19:3) میں جانتا ہوں کہ آپ سب چاہتے ہیں کلیسیاء کا دُلہا آپ سے کہے، ''میں تجھ سے پیار کرتا ہوں۔'' مسیح آپ میں سے ہر ایک سے اتنی محبت رکھتا ہے جیسے کہ آسمان اور زمین میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا موجود نہیں ہے۔ اس کو آپ کی اتنی فکر ہے جیسے آسمان پر کوئی فرشتہ اور نہ زمین پر آپ کے علاوہ کوئی اور انسان موجود ہو۔ ہم نے ابھی کلام میں پڑھا کہ مسیح کی محبت بیان سے باہر ہے، یا یوں کہہ لیجئے کہ اس کی محبت کی کوئی حد ہی نہیں۔ یعنی وہ بے حد اور بے انتہا ہے۔ مسیح کی محبت کی تمام دولت، یعنی لامحدود دل کی لامحدود محبت آپ کے لئے ایسے میسر ہے جیسے سورج گلاب یا سورج مکھی کے صرف ایک پھول کو اپنی تمام روشنی دے رہا ہو، یا پورا دریائے سندھ صرف کھجور کے ایک درخت کی جڑوں کو تر کرنے کے لئے بہہ رہا ہو۔ خداوند یسوع مسیح نے خدا کی لازوال اور لامحدود محبت میں انسانی ہمدردی اور شفقت کو ملا کر دکھیوں، کمزوروں، بے وجودوں، پسے ہوؤں، گناہگاروں، تھکے ہوؤں کو اپنی مکمل الٰہی قوت اور قدرت کے ذریعے محبت کی ہے۔ اگر چہ سب مکمل طور پر جاننا سمجھ سے باہر ہے تو بھی ہم سمجھتے ہیں۔ یہی الٰہی محبت کا انوکھا بھید ہے۔ کہ مسیح کی محبت بیان سے باہر ہے تو بھی ہم سمجھتے ضرور ہیں۔

یہ بیان سے باہر ہے

خدا کے کام بے شک سمجھ سے باہر ہوتے ہیں لیکن وہ ہمیں سمجھنے کی صلاحیت دیتا ہے تا کہ ہم ایمان لائیں اور اس کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہم کوئی بھی رستہ اپنائیں اور خدا کی کوئی بھی صفت جاننے کی کوشش کریں جیسے خدا کی محبت تو خدا کی سب صفات کی طرح اس کی محبت بھی کامل ہے اور ہم آخر کار اپنی کم مائیگی اور کم عملیت، محدود سوچ میں ہی گم ہو کر رہ سکتے ہیں کیونکہ اس کی محبت بھی جاننے سے باہر ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ خدا کی محبت کا تجربہ ہی نہ کیا جائے اور یہ سوچ کر بیٹھ جایا جائے کہ وہ تو سمجھ سے باہر ہے۔ اس لئے اس کو جاننے کی کیا ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں! ایسا مت سوچیئے! بلکہ اس کی محبت کا تجربہ بے حد ضروری ہے۔ اور یہ اچھا ہے کہ اس کی محبت اور صفات کی طرح بیان سے سمجھ سے باہر ہے کیونکہ جب آپ تصور بھی نہ کر رہے ہوں اور جہاں سے آپ کو توقع بھی نہ ہو تب اور وہاں سے خدا اپنی محبت آپ پر ظاہر کرے تو آپ کی زندگی میں انقلابی تبدیلی رونما ہوگی۔ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ قدرت کی عظمت لامحدود وسعت اور لامحدود ذریعے سے آتی ہے؟ رات کے وقت اوپر دیکھنے

سے کیسی عظمت کا احساس ہوتا ہے؟ کیا یہ لامحدود جگہ کے بارے میں سوچ نہیں ہوتی؟ آپ کے بچوں کو سمندر کنارے جانا کیوں پسند ہے؟ کیا یہ ایسا احساس نہیں کہ کون و مکان یعنی فاصلہ اور جگہ دور کہیں افق میں یعنی آسمان کے کناروں سے مل رہے ہیں؟ برف کے نیلگوں تودوں سے عجیب گہرائی کا احساس ہوتا ہے۔اس لئے ایسی محبت حاصل ہونے پر عجیب عظمت کا سا احساس پیدا ہوجاتا ہے اور ایسی محبت میں تصادم کا خوف نہیں ہوتا چاہے آپ کتنا بھی گہرا غوطہ اس میں لگاتے چلے جائیں۔ آیئے اب صرف دو حوالوں کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ ہم اس کی محبت کو کیوں نہیں جان پاتے؟

"اپنے ان لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا۔" (یوحنا1:13) اکثر اس آیت کا مطلب یہ نکالا جاتا ہے کہ خداوند اپنی زمینی زندگی کے آخر تک صرف محبت رکھتا رہا، جو قطعی طور پر نا کافی بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے محبت رکھتا ہے اور یہ بھی کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ محبت کی انتہا تک محبت رکھتا ہے جس میں محبت کا کوئی پہلو یا کوئی شعبہ یسوع نے باقی چھوڑ نہیں دیا۔یعنی ہم سے محبت کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔اب دوسرا حوالہ:"جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی میں نے تم سے محبت رکھی، تم میری محبت میں قائم رہو۔" (یوحنا9:15)

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ یسوع نے آپ سے کتنی محبت رکھی؟ آہ اے میرے عزیزو! اس حساب کتاب کو جاننے کے لئے ہم سب کی مشترکہ عمریں بھی کم پڑ جائیں گی۔ پہلے تو خدا باپ کی محبت کو جاننا ہوگا پھر خدا باپ کی خدا بیٹے سے محبت کو جاننا ہوگا پھر ہم مزید آگے بڑھ کر خدا بیٹے کی ہم سے رکھی گئی محبت کو جان سکیں گے۔ کیونکہ ہم کمزور، ناواقف اور گناہگار انسان ہیں اس لئے کیا ہم صرف حیران ہی نہ رہ جائیں گے؟ کہ پاک ترین ذات نے ناپاک انسان کو بچانے اور پاک کرنے کے لئے اس سے محبت رکھی ہے! کیا یہ سب کچھ جاننے سے باہر نہیں؟ کیونکہ تمام صلاحیتیں ملا کر بھی اتنی محدود ہیں کہ ہم اس کو سمجھ نہیں پائیں گے۔ پھر ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ: ہم اتنے پاک ہی نہیں ہیں۔ ہمیں مقدسین میں شامل ہونا ہوگا تاکہ ہم مسیح کی محبت کو جان پائیں اور ایسا توبہ کے وسیلے نئی پیدائش پا کر ہی ممکن ہے۔ جتنا ہم کلام کو اپنا کر اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اس پر عمل کریں گے اتنی ہماری تقدیس ہوتی جائے گی اور تب ہم اس کی محبت کو مزید بہتر طور پر جانتے چلے جائیں گے۔ ورنہ صرف دھندلا سا ہی جان پائیں گے۔ ہم سب اپنے آپ کو پرکھیں اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ سے کہیں کہ یہ صرف سادہ اطمینان کا احساس نہیں بلکہ یہ خدا کی محبت ہے۔ اگر صرف اطمینان کی بات ہوتی تو خدا میری اچھائی کے وقت خوش ہوتا اور میں اطمینان حاصل کرتا۔ مگر وہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ یہ صرف اس کی مہربانی بھی

نہیں بلکہ یہ تو اس کی محبت ہے جو مہربانی سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے یہ بیان سے باہر کی گئی محبت ہے۔

آپ شاید اس کو محسوس نہ کریں مگر آپ کو ایمان رکھنا ہوگا۔ آپ چاہے کوئی ردِعمل ظاہر نہ بھی کریں تو بھی اس کی محبت میں کوئی تبدیلی یا تغیر رونما نہیں ہوگا۔ زمین اپنے آپ کو بادلوں سے جتنا مرضی ڈھانپ لے وہ سورج کی روشنی کو متاثر نہیں کرسکتی۔ اسی طرح آپ چاہے جتنا بھی تھکے ماندے، شکستہ دل، گناہ آلودہ، بے یارو مددگار رہوں تو بھی خدا کی وہ محبت جو مسیح کے لہو کی دھارا کے وسیلے بہہ کر آپ تک پہنچتی ہے اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا۔ اس سے ہی ذہنی دباؤ، اکیلا پن، رد کیے جانے کا احساس اور ہر طرح کی کم مائیگی ختم ہوجاتی ہے۔ خدا جس سے محبت رکھتا ہے اس کو ہرگز نکال نہیں دے گا۔ اس لئے مسیح کی لازوال محبت کا احساس دنیا کی تمام فکروں سے آزاد کرنے کے لئے کافی ہے۔ فلیوَل (1630-1699)

ایک بار پورے ملک میں گھوڑے پر سفر کرتے ہوئے منادی کررہے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اچانک ایک دن سفر کے دوران ان کو خدا کی محبت کا انتہائی گہرا احساس ہونے لگا اور وہ احساس اتنا شدید تھا کہ وہ اپنے اردگرد، حتیٰ کہ اپنے گھوڑے کو جس پر سوار تھے اس کو بھی بھول گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رک گیا اور یہ سوچا کہ اگر میں آسمان پر بھی ہوتا تو بی شاید اس سے زیادہ بابرکت محبت کا طلب گار نہ ہوتا۔ آتے جاتے لوگ ان کو کھڑے دیکھ رہے تھے اور کافی دیر کے بعد یہ اپنے سرائے کے کمرے میں پہنچے اور خدا کی محبت کو محسوس کرتے رہے اور بہت دیر سے سوئے اور وہ لکھتے ہیں کہ ایسی باتیں خواب نما رویا میں دیکھتے رہے جن کو بالکل جانتے بھی نہ تھے۔ خدا ہم سے بھی ایسے ہی محبت کا اظہار کرتا ہے مگر ہم شاید اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں میں اتنے مشغول ہوتے ہیں کہ اس کی محبت کی بڑی بڑی لہریں ہمارے پاس سے گزر جاتی ہیں اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

اگرچہ خدا کی محبت جاننے سے باہر ہے تو بھی ہم اسے جان سکتے ہیں

فرض کیجئے کہ ایک آبادکار کافی بڑا رقبہ زمین حاصل کرتا ہے وہ اس کے پورے پھیلاؤ سے تو واقف ہے مگر اس جگہ میں موجود مٹی کی خوبیوں سے شاید پورے طور پر واقف نہ ہو۔ البتہ اس حصے سے واقف ہوگا جہاں اس نے کاشتکاری کی ہو۔ اور جب کسی خاص کونے کا چناؤ کرکے وہ اپنے اور اپنے عزیزوں کے لئے رہائش گاہ تعمیر کرلیتا اور کچھ ہفتوں کی محنت کے بعد جب فارغ ہوتا اور اپنی بیوی سے کہے کہ میں ذرا اپنی ساری زمین کا جائزہ لے آؤں۔ وہ کسی پہاڑ پر چڑھتا ہے اور دور افق کا نظارہ کرتا ہے پھر اسے جھیل اور دریا کا چمکتا پانی نظر آتا ہے تب اسے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کا ہے اور اسے اپنی جائیداد کا کتنا کم

علم تھا۔لیکن وہ واپس گھر جاتا ہے اور بیوی سے کہتا ہے کہ بیگم ہم اپنی جائیداد کے بارے میں پورے طور پر جانتے جانتے شاید بالکل بوڑھے ہو جائیں گے۔مگر ہم کوشش کریں گے کہ اپنے گھر کے اردگرد تھوڑی زمین پر کاشت کاری شروع کریں اور ہر سال اس کی حدود کو بڑھاتے جائیں۔اسی طرح میرے عزیزو! ہم بھی خدا کی محبت کی سرزمین میں آبادکاروں کی مانند ہیں۔ہم اس کی پوری حدود سے واقف نہیں اور شاید صرف اس کے ساحل پر ہی پہنچے ہیں اور اس وسیع تر سرزمین میں کیا کیا خزانے پوشیدہ ہیں ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے کبھی جان نہیں پائیں گے۔کیونکہ اس کی محبت کی سرزمین کی کوئی حد نہیں، کوئی قید نہیں، کوئی رکاوٹ ہے نہ کوئی انتہا ہے۔اس لئے ہم صرف اس کی محبت کو جانتے ہوئے روز بہ روز اس میں معمور ہوتے چلے جائیں گے۔

پہلے ہم اس کی تعلیمی اہمیت کو جان لیں

اس کی محبت کو زیادہ سے زیادہ جاننے کے لئے خدا کے کلام کی تعظیم کرتے ہوئے روز بروز مطالعہ کرنا ایک بہترین کام ہے۔کیونکہ جو شخص کلام کی تعلیمی اہمیت نہیں سمجھتا اس پر یقین کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔جیسے ہڈیاں جسم کے لئے اہمیت رکھتی ہیں ویسے ہی روحانی زندگی اور اخلاقیات کے لئے کلام کی تعلیم اہمیت رکھتی ہے۔مادی کائنات کے لئے قوانین کی جو اہمیت ہے ویسے ہی روحانی زندگی کے لئے کلام کی تعلیم ہے۔اس لئے خدا کے فضل کی تعلیم کو انتہائی سمجھداری سے سیکھتے چلے جائیں اور اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔اگر آپ کے پاس بائبل مقدس کے مطالعے کے لئے زیادہ وقت ہے تو پھر بائبل کے متعلق بہترین کتابوں کا بھی مطالعہ کریں جو آپ کو خدا کی محبت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیں گی تا کہ آپ ان اصولوں کو عمدگی سے سمجھ کر ان پر عمل کر سکیں۔کیونکہ ہمیں خدا کی محبت کو تعلیمی طور پر سمجھنے کی شدید ضرورت ہے۔

ہمیں خدا کی محبت پر بلاناغہ دھیان لگانا چاہیے

میں آئزک اینڈریوز کے بارے میں ڈاکٹر کیلامی کی تحریر پڑھ رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ آئزک شمالی انگلستان میں خدا سے پیار کرنے والے زبردست خادم تھے انہوں نے ایک بہترین کتاب خدا کی محبت کے بارے میں لکھی جس کا نام ''یسوع کو تکتے رہو'' ہے۔اور ان کی عادت یہ تھی کہ وہ سال کے گیارہ مہینے منادی کا کام کرتے اور بارہویں مہینے ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں جا کر خدا کی محبت پر گیان دھیان کرتے رہتے۔سموئیل رُدرفورڈ کو جب جیل میں ڈالا گیا تو اس نے کہا، ''دشمن سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مجھے قید خانے میں ڈال دیا جب کہ انہوں نے تو مجھے بادشاہوں کے بادشاہ کی ضیافت گاہ میں بھیج دیا ہے جہاں اس کی محبت ہر طرف موجزن ہے۔